INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

۲۹

۲۱ تا ۲۷ رجب ۱۴۱۶ھ بمطابق ۱۵ تا ۲۱ دسمبر ۱۹۹۵ء

حضرت تھانویؒ کا
ایک نادر مکتوب

مسئلہ ختم نبوت

توریت، انجیل اور علماء بنی اسرائیل
کی شہادتیں اور بشارتیں

قازقستان
میں چند روز
انکشاف انگیز سفرنامہ

کیا حضرت عیسیٰؑ ابن مریم
اپنے معجزات
کی بناء پر معبود ہیں؟

قسم اللہ کی خاموش ہرگز رہ نہیں سکتے

افسر میرٹھی

میرا پیغام ہے ملت کے سارے رہنماؤں کو
لگا کر دھڑ کی بازی روکو زہریلی ہواؤں کو

اٹھو اٹھ کر بدل دو دہر کی خونی فضاؤں کو
بتادو ہاں بتادو وقت کے فرمانرواؤں کو

نہ ہونے دیں گے ہرگز منتشر ہم اپنی وحدت کو
بدل سکتا نہیں کوئی بھی آئین شریعت کو

ہمیں اپنے نبیؐ سے ہے محبت بھی، عقیدت بھی
کلام اللہ بھی پیش نظر ہے اور سنتؐ بھی

امین دین فطرت ہیں کریں گے ہم حفاظت بھی
لہو گرما گیا سینوں میں جاگی ہے حمیت بھی

ہم اپنے خون کے چھینٹوں سے یہ اعلان کرتے ہیں
کہ دین مصطفیؐ پر جان تک قربان کرتے ہیں

سہیں ہم نے فسادوں میں قیامت خیزیاں کیسی
کٹے سر بھی ہمارے دیکھتی آنکھوں لٹے گھر بھی

ستم لاکھوں ہوئے ہم پر رہے خاموش ہم پھر بھی
رہی تاریخ اب تک یہ ہماری بے زبانی کی

مگر اب دین میں اپنے شرارت سہہ نہیں سکتے
قسم اللہ کی خاموش ہرگز رہ نہیں سکتے

سکھائی ہے ہمارے دیں نے امن و آشتی ہم کو
دل و ریشہ میں یک جہتی و بھائی چارگی ہم کو

خدا شاہد ہے کسی سے بھی نہیں ہے دشمنی ہم کو
مگر مذہب سے پیاری تو نہیں ہے زندگی ہم کو

اگر مذہب پہ آنچ آئی تو ہم شمشیر براں ہیں
برہنہ تیغ میں تلوار ہیں یعنی مسلماں ہیں

ہمارا دین ہی وہ دین ہے دنیا کے دینوں میں
منور شمع عرفاں جس کی ہے تاریخ سینوں میں

اگا ہے سبزہ جسکے دم سے پتھریلی زمینوں میں
ہوا پیدا شعور زندگی صحرا نشینوں میں

سبق تزئین گلشن کا دیا ہے باغبانوں کو
سکھائے ہیں اصول حکمرانی حکمرانوں کو

ہمیں سمجھے نہیں شاید اب تک یہ جہاں والے
ہمارے سامنے کرتے ہیں سرخم آسماں والے

رقم تاریخ میں ہیں ہم سنہری داستاں والے
سمجھ کر سوچ کر ٹکرائیں ہم سے گلستاں والے

ہمارے دیں میں گنجائش نہیں ہے منہ شگافی کی
کہ اکملت لکم قران میں ہے ارشاد ربانی

اصولوں سے بغاوت کوئی اس کے کر نہیں سکتا
کوئی تبدیلی اس میں تاقیامت کر نہیں سکتا

مقدم کو موخر تک کی جرات کر نہیں سکتا
قبول اس کو خراج دین فطرت کر نہیں سکتا

کہو ڈنکے کی چوٹ افسر ہمارا دین سچا ہے
اسی پر ہم کو جینا ہے اسی پر ہم کو مرنا ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد ۱۴
شمارہ ۲۹

۲۱ تا ۲۷ رجب ۱۴۱۶ھ
بمطابق ۱۵ تا ۲۱ ستمبر ۱۹۹۵ء

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا منظور احمد حسینی
مولانا محمد جمیل خان ○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر
حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر
عبداللہ ملک

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین
ارشد دوست محمد

اس شمارے میں

حضرت حکیم الامت تھانویؒ کا ایک نادر مکتوب ۴
مسئلہ ختم نبوت ۶
کیا حضرت عیسیٰؑ ابن مریم اپنے معجزات کی
بناء پر معبود ہیں ۱۱
قازقستان میں چند روز ۱۴
مرزا غلام احمد قادیانی کا مقصد صرف حصول دنیا تھا ۱۷
عمل نبوی ﷺ ۱۹
مرزا اپنے الہام کی عدالت میں ۲۱

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵
سہ ماہی ۴۵ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ - کینیڈا - آسٹریلیا ۹۰ ڈالر ○ یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
○ متحدہ عرب امارات و انڈیا ۵۰ ڈالر
چیک و ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت - الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۴۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

قیمت ۳ روپے

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE 071-737-8199.

پبلشر : عبدالرحمٰن باوا طابع : سید شاھد حسن مطبع : القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت : ۱۰۳ - بمز رطٰتہ لائن کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت حکیم الامت تھانویؒ کا ایک نادر مکتوب

(جو حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی صدر مجلس احرار اسلام کے ایک عریضہ کے جواب میں لکھا گیا)

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مجلس احرار اسلام نے قادیان میں شعبہ تبلیغ کا اجراء کیا تھا۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ نے اس کے لئے حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی خدمت میں ایک عریضہ تحریر کیا' جس میں حضرت حکیم الامت سے اس شعبہ تبلیغ کے لئے اعانت کی اپیل کی درخواست کی گئی' جس کے جواب میں حضرتؒ نے درج ذیل مکتوب گرامی تحریر فرمایا' یہ مکتوب حسن العزیز حصہ دوم کی حیثیت سے ماہنامہ "النور" تھانہ بھون بابت ماہ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ میں شائع ہوا'

اس میں "مضمون" کے لفظ سے مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کا خط درج کیا گیا ہے' اور "جواب" کے لفظ سے حضرت حکیم الامتؒ کا اپنے حصہ کے بارے میں جواب۔

خط کے جواب کے بعد حضرت حکیم الامتؒ نے مکتوب ہی کی شکل میں مجلس احرار اسلام کے شعبہ تبلیغ کے تعاون کی اپیل بھی تحریر فرمائی' اور خود بھی پچیس روپے' اس مد میں عنایت فرمائے۔

یہاں اس واقعہ کا ذکر کرنا بھی مناسب ہے کہ "مجلس تحفظ ختم نبوت" کے سابق ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد شریف جالندھری کراچی تشریف لائے تو حضرت اقدس عارف باللہ سیدی و مرشدی ڈاکٹر عبدالحئی عارفیؒ کی زیارت کیلئے حضرتؒ کے مطب (ناپوش نگر) میں حاضر ہوئے' اس مجلس میں انہوں نے ذکر فرمایا کہ ایک بار حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ حضرت حکیم الامتؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجلس احرار اسلام کا ایک شعبہ تبلیغ تحفظ ختم نبوت کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ اس کا سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں' حضرت حکیم الامت نے دریافت فرمایا کہ اس کی رکنیت کی سالانہ فیس کتنی ہے؟ عرض کیا' ایک روپیہ سالانہ۔ حضرت حکیم الامتؒ نے پچیس روپے عنایت فرمائے' اور فرمایا کہ پچیس سال کے لئے رکنیت کی فیس قبول فرمائیں' بعد میں اگر زندگی رہی تو پھر سہی۔ یہ سن کر حضرت ڈاکٹر صاحبؒ نے بھی مجلس تحفظ ختم نبوت کیلئے ایک معقول رقم پیش فرمائی۔

اس ناکارہ نے حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ سے جیسا واقعہ سنا تھا اسے من و عن نقل کر دیا' اب یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ پچیس روپے وہی تھے جن کا اس خط میں ذکر ہے (اور روایت کے نقل کرنے میں سہو ہوا ہے) یا حضرت شاہ صاحب کو پچیس روپے عطا کرنے کا واقعہ الگ ہے...... (محمد یوسف لدھیانوی عفا اللہ عنہ)

(بہرحال ذیل میں حضرت کا نادر مکتوب گرامی مطالعہ فرمایئے)۔

خط مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی صدر مجلس احرار اسلام ہند

(مضمون) بخدمت حضرت حکیم الامت دامت برکاتہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' چند یوم سے دہلی میں آیا ہوں' بعض لوگوں کا خیال اور یقین ہے کہ اگر آپ چند فقرے تحریر فرمائیں جن کا منشاء یہ ہو کہ "قادیان میں شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام نے فتنہ قادیانیت کے استیصال کیلئے جو کام شروع کر رکھا ہے' اس کی ہر قسم کی امداد کی جاوے' خصوصا وہ لوگ جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں وہ اس بارہ میں خاص امداد کریں" اعلان کے الفاظ کی عبارت آپ کے اختیار میں ہے جس طرح آپ مناسب خیال

فرماویں تحریر فرماویں۔

(جواب) کچھ مضمون (ترغیبی) لکھ دیا ہے' اور بعنوان خط اس لئے لکھا ہے کہ بعنوان اعلان لکھنے کی عادت نہیں' نیز اس طرز کا سلیقہ بھی نہیں' خصوص سطر ۵ کی خط کشیدہ عبارت سے "یعنی وہ لوگ جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں" شرم بھی دامن گیر ہے' طبیعت میں ایک خاص ضعف ہے' جس سے ایسی نسبتوں کے جتلانے کی ہمت نہیں' کس زبان سے اپنے کو اس قابل کہوں کہ مجھ سے کوئی تعلق رکھتا ہو' اگر خلاف مصلحت نہ ہو میرا خط ہی شائع فرما دیجئے جو ہمراہ حاضر ہے۔ (اس کی نقل آگے ہے' بعنوان خط ترغیبی)

(مضمون) تجربے کے بعد یہ معلوم ہوا کہ قادیان سے باہر قادیانیوں کے خلاف جو کام کیا جاتا ہے وہ ایک روپیہ میں ار اثر رکھتا ہے اور قادیان کے اندر روپیہ میں ۱۵ار۔

(جواب) صحیح تجربہ ہے' میں نے خط میں اس کی ایک تائید بھی نص سے لکھ دی ہے۔

(مضمون) شعبہ تبلیغ کی طرف سے جو کام اس وقت قادیان میں ہو رہا ہے اس نے مرزا محمود کو نیم پاگل کر دیا ہے' مگر اس وقت ہمارے پاس اپنی جگہ نہ ہونے کی وجہ سے سخت مشکلات پیش آ رہی ہیں' قصبہ قادیان کے اندر جگہ کی ضرورت ہے' جس میں کہ سالانہ کانفرنس ہو سکے' قادیانی صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہم قادیان میں نہ رہیں' اور وہاں کانفرنس نہ ہو سکے' اس وقت مبلغ ۲۰ار روپیہ ماہوار ہم قادیان پر خرچ کر رہے ہیں۔

(جواب) اللہ تعالیٰ مدد فرماوے۔

(مضمون) الحمد للہ آپ کی دعاء سے اس تھوڑے سے عرصہ میں مرزائیت کو جو دھکا لگا ہے وہ گزشتہ پچاس سال میں بھی نہ لگا تھا' اور جس دن ہم زمین خرید لیں گے تو میرا یقین ہے کہ حق تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ ظہور میں آوے گا جس کا ہم اس وقت خیال نہیں کر سکتے۔

(جواب) خدا تعالیٰ ان سب امیدوں سے زیادہ کامیاب فرماوے۔

(مضمون) کسی وقت موقع ملا تو حاضر ہو کر زبانی عرض کروں گا' کیونکہ سب باتیں تحریر میں نہیں آ سکتی ہیں۔

(جواب) میں ابھی اس شرف کا تحمل نہیں کر سکتا' ہاں مجھ سے ممکن خدمات لیجئے۔

(مضمون) میں خط لکھنے کی جرات نہ کرتا' لیکن آپ کے بعض معتقدین نے مجھ کو مجبور کیا کہ میں آپ سے اس قسم کے اعلان کی درخواست کروں' جو کہ میں اوپر لکھ چکا ہوں۔

(جواب) کیا حرج ہے بے تکلف لکھئے جو چاہیں اور مجھ کو بھی جواب میں بے تکلفی کی اجازت دیجئے۔

(مضمون) یہ عرض کرنا بھول گیا کہ ہم قادیان میں "ختم نبوت" کے نام سے ایک اخبار نکال رہے ہیں اور اگر حق تعالیٰ نے توفیق دی تو ایک ۱۵ار یومیہ انگریزی اخبار بھی نکالا جاوے گا۔

(جواب) نمبرا و نمبر۲ یہ دونوں اخبار انشاء اللہ تعالیٰ بہت نافع ہوں گے' آج کل اس سے زیادہ توجہ ہوتی ہے مگر تیزی نہ ہو۔

نقل خط مضمون ترغیبی جس کا حوالہ اوپر کے مضمون کے جزو اول میں آیا ہے

از ناکارہ اشرف علی عفی عنہ' بخدمت مکرمی مولانا حبیب الرحمن صاحب دام فیضہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' محبت نامہ پہنچا' مجلس احرار کا شعبہ تبلیغ دفع مضرت قادیانیت کے لئے جو نصرت اسلام کر رہا ہے۔

ا۔ وہ سب اہل اسلام کا فریضہ ہے جس کو مجلس احرار نے اپنے ذمہ لیا ہے۔

۲۔ خصوص اس کی یہ تجویز کہ قادیان کے اندر مسجد و مدرسہ و دفتر ہو اور قادیان کے قریب جلسہ کی جگہ ہو نہایت مصلحت ہے۔

۳۔ مقصود بالا میں اس کی امداد تمام مسلمانوں پر بقدر استطاعت واجب ہے۔

یہ تینوں دعوے نصوص سے متاید ہیں۔ اما الاول' فلقولہ تعالیٰ ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا او قال اوحی الی ولم یوح الیہ شیئی' الایۃ' بانضمام قولہ علیہ السلام "من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ" بحدیث آیت سے غیر نبی کے دعوے نبوت کرنے کا جو کہ افتراء علی اللہ ہے ظلم عظیم ہونا اور اس ظلم کا منکر شدید ہونا اور حدیث سے اس منکر کے تغییر کا بقدر استطاعت واجب ہونا ظاہر ہے۔

اما الثانی' فلقولہ تعالیٰ ولا یزال الذین کفروا تصیبھم بما صنعوا قارعۃ او تحل قریبا من دارھم' الایۃ' ودلالتہ غیر خفی علی اھل علم

واما الثالث' فلقولہ تعالیٰ ولامر بالمعروف ونہ عن المنکر ہے' مع الحدیث المذکور۔ اور اعانت بانفاق مال کی (کہ وہ بھی ایک سہل فرد ہے تغییر بالید کی چنانچہ مال کو ذات الید بھی کہا جاتا ہے) استطاعت کا عام ہونا ظاہر ہے کیونکہ ایسا کوئی مسلمان نہیں جو ایک پیسہ بھی نہ دے سکے' اور بفرض محال اگر کوئی ایسا ہو بھی تو وہ دعائے قلبی سے تغییر بالقلب پر عمل کر سکتا ہے' بہرحال اس طرح سے اس تغییر و اعانت کے سب مکلف ہوئے' میں بھی

مولانا عبداللطیف مسعود

مسئلہ ختم نبوت

تورات اور انجیل، علماء بنی اسرائیل کی شہادتیں اور بشارتیں

پہلی شہادت

عن الشعبی قال فی مجلة ابراهیم علیه الصلوٰة والسلام انه کائن من ولدک شعوب حتی یاتی النبی الامی الذی یکون خاتم الانبیاء

طبقات بن سعد ص ۱۰۷ ج ۱)

ترجمہ۔ امام شعبی فرماتے ہیں حضرت ابراہیم کے صحیفہ میں ہے کہ اے ابراہیم تیری اولاد میں بہت سے گروہوں گے یہاں تک وہ نبی امی ظاہر ہو کہ جو خاتم الانبیاء یعنی آخری نبی ہو گا۔ (طبقات ابن سعد)

دوسری شہادت

عن محمد بن کعب القرظی قال اوحی اللّٰہ الٰی یعقوب انی ابعث من ذریتک ملوکا و انبیاء حتّٰی ابعث النبی الحرمی الذی تبنی امته هیکل بیت المقدس وهو خاتم الانبیاء واسمه احمد۔ (طبقات ابن سعد ص ۱۰۷ ج ۱)

ترجمہ۔ محمد بن کعب قرظی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یعقوب علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میں تیری اولاد میں سے بہت سے بادشاہ اور بہت سے نبی بھیجوں گا جس کی امت بیت المقدس کا ہیکل بنائے گی اور وہ نبی خاتم الانبیاء ہو گا۔ اور نام اس کا احمد ہو گا۔ (طبقات ابن سعد)

تیسری شہادت

حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت کرتی ہیں کہ مکہ میں ایک یہودی رہتا تھا کہ جو تجارتی کاروبار کیا کرتا تھا۔ جس رات آنحضرت ﷺ تولد ہوئے تو وہ یہودی قریش کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک قریش سے پوچھنے لگا کہ کیا اس رات تم میں کوئی لڑکا پیدا ہوا ہے؟ قریش نے کہا ہم کو علم نہیں۔ یہودی نے کہا۔

انظروا یامعشر قریش واحصوا ما اقول لکم ولد اللیلة نبی هذه الامة احمد الآخر به شامة بین کتفیه

ترجمہ۔ اے گروہ قریش! جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسکی تحقیق و تفتیش کرو۔ اس رات اس امت کا نبی پیدا ہوا ہے احمد اس کا نام ہے آخری نبی ہے مہر نبوت اس کے دونوں شانوں کے درمیان میں ہے۔

لوگ یہ سن کر مجلس سے اٹھے تلاش کے بعد معلوم ہوا کہ اس رات عبداللہ بن عبدالمطلب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ یہودی کو آکر خبر دی۔ یہودی نے کہا مجھ کو ابھی لے چلو اور اس مولود کو دکھلاؤ۔ قریش کے لوگ اس کو لے گئے اور جا کر اس مولود کو دکھلایا۔ یہودی نے جب آپ ﷺ کی پشت پر مہر نبوت دیکھی تو بیہوش ہو کر گر پڑا۔ اور بہت حسرت سے کہا کہ اب نبوت اور کتاب بنی اسرائیل سے چلی گئی اور اہل عرب نبوت سے فائز اور کامیاب ہوئے۔

(طبقات ابن سعد ص ۱۰۶ ج ۱)

چوتھی شہادت

پچیس سال کی عمر میں جب حضور پر نور ﷺ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مال تجارت لے کر میسرہ غلام کی معیت میں شام گئے اور نسطورا راہب سے ملاقات ہوئی تو نسطورہ راہب نے آپ ﷺ کا حلیہ مبارک بہت غور سے دیکھا اور دیکھ کر یہ کہا۔

هو هو آخر الانبیاء الی آخر القصة

ترجمہ۔ یہی شخص یہی شخص آخری نبی ہے۔

طبقات ابن سعد ص ۱۰۱ ج ۱)

پانچویں شہادت

عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے زید بن عمرو بن نفیلؓ کو یہ کہتے سنا کہ میں ایک نبی کا منتظر ہوں کہ جو بنی اسمٰعیل اور پھر بنی عبدالمطلب میں سے ہو گا مجھے امید نہیں کہ میں اس نبی کو پاؤں۔ میں اس نبی پر ایمان رکھتا ہوں اور اس کی تصدیق کرتا

ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ وہ نبی برحق ہیں۔ اے عامر! اگر تو اس نبی کو پائے تو میرا سلام پہنچانا۔

وسأخبرك منعته حتى لا يخفى عليك قلت هلم قال هو رجل ليس بالطويل ولا بالقصير ولا بكثير الشعر ولا بقليله وليس تفارق عينيه حمرة وخاتم النبوة بين كتفيه واسمه احمد و هذا البلد مولده و مبعثه ثم يخرجه قومه منها ويكرهون ماجاء به حتى يهاجر الى يثرب فيظهر امره فاياك ان تخدع عنه فاني طفت البلاد كلها اطلب دين ابراهيم فكل من اسأل من اليهود والنصارے والمجوس يقولون هذا الدين وراءك وينعتونه مثل مانعته لك ويقولون لم يبق نبي غيره (طبقات ابن سعد ص ۱۰۵ ج ۱)

ترجمہ۔ اور میں تجھ کو اس نبی کے حلیہ سے ایسی خبردوں گا کہ تجھ کو کوئی اشتباہ نہ رہے گا میں نے کہا ضرور بتلائیے۔ زید نے کہا نہ وہ طویل القامت ہوں گے نہ قصیر القامت میانہ قد ہوں گے اور بال بھی ان کے زیادہ نہ ہوں گے سرخی ان کی آنکھوں سے جدا نہ ہوگی۔ مہر نبوت دونوں شانوں کے درمیان ہوگی نام ان کا احمد ہوگا۔ اور یہ شہر یعنی مکہ ان کی جائے ولادت اور مقام بعثت ہے اور پھر ان کی قوم ان کو مکہ سے نکالے گی اور اس نبی کے دین کو ناپسند کرے گی یہاں تک کہ وہ نبی یثرب یعنی مدینہ کی جانب ہجرت کرے گا اور وہاں جاکر اس کو غلبہ حاصل ہوگا۔ پس تو اس نبی کے بارہ میں دھوکا نہ کھانا۔ میں نے دین ابراہیمی کی تلاش میں تمام شہروں کو چھان مارا۔ یہود اور نصاریٰ اور مجوس جس سے بھی پوچھا سب نے یہی کہا کہ وہ دین آگے آنے والا ہے۔ اور سب نے اس نبی کے وہی اوصاف بیان کئے جو میں نے تجھ سے بیان کئے اور سب کے سب یہی کہتے تھے کہ اب اس نبی کے سوا کوئی نبی باقی نہیں رہا۔

حضرت عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں مشرف باسلام ہوا تو آپ ﷺ کے سامنے زید کا قول نقل کیا اور زید کا سلام پہنچایا۔ حضور ﷺ نے زید کے سلام کا جواب دیا اور ان کے حق میں دعاء رحمت فرمائی اور یہ فرمایا کہ میں نے زید کو جنت میں دامن کھینچتے ہوئے دیکھا۔

چھٹی شہادت

تبع شاہ یمن نے ایک مرتبہ بلاد عرب کا دورہ کیا۔ جب مدینہ منورہ پر گزر ہوا تو کسی وجہ سے مدینہ کے باشندوں کے قتل کا حکم دیا۔ دو یہودی عالم بادشاہ کے ہمراہ تھے انھوں نے بادشاہ کو منع کیا اور یہ کہا۔

فانها مهاجر نبي يكون في آخر الزمان

ترجمہ۔ یہ شہر اس نبی کا دارالہجرۃ ہے جو اخیر زمانہ میں ہوگا۔

بادشاہ نے اپنا ارادہ ترک کیا اور واپس ہوا۔ جب مکہ مکرمہ پر گذر ہوا تو خانہ کعبہ کے منہدم کرنے کا ارادہ کیا۔ انہیں دو عالموں نے بادشاہ کو پھر منع کیا اور کہا یہ گھر ابراہیم خلیل اللہ کا بنایا ہوا ہے۔

وانه سيكون له شان عظيم على يدى ذلك النبي المبعوث في آخر الزمان۔

ترجمہ۔ اور اس خانہ کعبہ کی آئندہ زمانہ میں ایک عجیب شان ہوگی کہ جو اس نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوگی جو اخیر زمانے میں مبعوث ہوگا۔

بادشاہ نے خانہ کعبہ کا احترام کیا اور اس کا طواف کیا اور غلاف چڑھایا اور یمن کو واپس ہوا۔ حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ ابن عساکر نے اس قصہ کو متعدد طرق کے ساتھ ابی بن کعب اور عبد اللہ بن سلام اور عبد اللہ بن عباس اور کعب احبار اور وہب بن منبہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت کیا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر صفحہ ۱۴۳ ج ۹)

ساتویں شہادت

معجم طبرانی میں جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ میں تجارت کے لئے شام گیا۔ وہاں مجھ کو ایک شخص ملا جو اہل کتاب میں سے تھا۔ مجھ سے کہا کہ کیا تمہارے بلاد میں کوئی نبی ظاہر ہوا ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ اس نے کہا کہ تم اس شخص کی صورت بھی پہچانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں پہچانتا ہوں۔ وہ شخص مجھ کو اپنے گھر لے گیا۔

فساعة مادخلت نظرت الى صورة النبي ﷺ واذا رجل آخر بعقب النبي ﷺ قلت من هذا الرجل القابض على عقبه قال انه لم يكن نبي الا كان بعده نبي الا هذا النبي فانه لا نبي بعده وهذا الخليفه بعده واذا صفه ابي بكر رضي الله عنه

(تفسیر ابن کثیر ص ۲۵۱ ج ۴)

ترجمہ۔ داخل ہوتے ہی نبی کریم ﷺ کی تصویر پر نظر پڑی اور ایک آدمی کی تصویر دیکھی کہ جو نبی کریم ﷺ کی ایڑی پکڑے ہوئے ہے میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے کہ جو آپ کی ایڑی پکڑے ہوئے ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اس سے پیشتر کوئی نبی ایسا نہیں گزرا کہ اس کے بعد نبی نہ ہوا ہو۔ مگر یہ نبی کہ اس کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ شخص کہ جوان کی ایڑی پکڑے ہوئے ہے۔ وہ ان کے بعد خلیفہ ہوگا۔ غور سے دیکھا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تصویر تھی۔

آٹھویں

ہرقل شاہ روم کے نام آنحضرت ﷺ نے دعوت اسلام کا والا نامہ بھیجا جس کا مفصل قصہ صحیحین میں مذکور ہے اور عوام اور خواص میں مشہور ہے اسی قصہ میں ایک روایت یہ ہے کہ ہرقل شاہ روم نے رات کے وقت صحابہ کے وفد کو بلایا اور ایک سونے کا صندوقچہ نکالا جس پر قفل بھی سونے ہی کا تھا اس صندوقچہ میں بہت سے خانے تھے۔ جن میں ریشمیں پارچوں پر تصویریں تھیں۔ بادشاہ نے وہ تصویریں دکھلائیں اور اخیر میں آنحضرت ﷺ کی تصویر دکھلائی۔ ہم نے دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ محمد رسول اللہ ﷺ کی تصویر ہے۔

فذکر انها صور الانبیاء وانه خاتم ﷺ (فتح الباری ص ۱۸۳ ج ا)

ترجمہ۔ اس پر بادشاہ نے کہا کہ یہ انبیاء کی تصویریں ہیں اور یہ آخری تصویر خاتم الانبیاء کی ہے۔

حافظ عسقلانی ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں

اعتماد هرقل فی ذلک کان علی مااطلع علیه من الاسرئیلات وهی طافحه بان البنی الذی یخرج فی آخر الزمان من ولد اسمعیل (فتح الباری ص ۱۸۳ ج ا)

ترجمہ۔ ہرقل کا اعتماد آپ ﷺ کی نبوت کے بارے میں اسرائیلی روایتوں پر تھا اور تمام اسرائیلی روایتیں اس پر متفق ہیں کہ وہ نبی جو آخر زمانہ میں ظاہر ہوگا وہ حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے ہوگا۔

حدیث ہرقل میں یہ بھی ہے کہ ہرقل نے علماء روم کو محل میں جمع کر کے یہ خطاب کیا

یامعشر الروم هل لکم فی الفلاح والرشد آخر الابد وان یثبت لکم ملککم۔ (الحدیث)

ترجمہ۔ اے گروہ روم کیا تم اس کو پسند کرتے ہو کہ تم کو دائمی اور ابدی فلاح اور رشد حاصل ہوجائے اور تمہاری سلطنت باقی رہے۔

حافظ عسقلانی اس کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں۔

لانه عرف من الکتب ان لا امة بعد هذه الامه ولا دین بعد دینها وان من دخل فیه امن علی نفسه فقال لهم ذلک (فتح الباری ص ۱۲۸ ج ۸)

ترجمہ۔ بادشاہ نے یہ بات اس بناء پر کہی کہ بادشاہ کو کتب سابقہ اور صحف سماویہ سے یہ بات بخوبی معلوم ہوچکی تھی کہ اس امت کے بعد کوئی امت نہیں اور اس دین کے بعد کوئی دین نہیں۔ یعنی یہ آخری امت اور آخری دین ہے جو اس دین میں داخل ہوا وہ مامون ہوگیا۔ اس بناء پر ان کو دین محمدی میں داخل ہونے کا مشورہ دیا۔

اور یہی واقعہ نہایت تفصیل کے ساتھ مستدرک حاکم اور دلائل نبوت بیہقی میں مذکور ہے۔ جس کو حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں ذکر کر کے فرماتے ہیں۔

واسناده لا باس به (تفسیر ابن کثیر ص ۱۲۹ ج ۲ سورہ اعراف)

نویں شہادت

سعد بن ثابت سے مروی ہے کہ یہود بنی قریظہ اور یہود بنی نضیر کے علماء نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جب صفات بیان کرتے تو یہ کہا کرتے تھے۔

انه نبی وانه لا نبی بعده واسمه احمد (خصائص کبریٰ للسیوطی ص ۷ ج ۱)

ترجمہ۔ بلاشبہ یہ نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور توریت اور انجیل میں ان کا نام احمد ہے۔

دسویں شہادت

زیاد بن لبید راوی ہیں کہ ہم مدینہ کے ایک ٹیلہ پر تھے کہ یکایک یہ آواز سنائی دی۔

یا اهل یثرب قد ذهبت واللّٰه نبوة بنی اسرائیل هذا النجم قد طلع بمولد احمد وهو آخر الانبیاء مهاجره الی یثرب۔ (خصائص کبریٰ ص ۲۷ ج ا)

ترجمہ۔ اے اہل یثرب خدا کی قسم بنی اسرائیل سے نبوت رخصت ہوئی۔ یہ ستارہ ہے کہ جو احمد ﷺ کی ولادت کی وجوع سے طلوع ہوا ہے اور وہی آخری نبی ہیں ان کا دار ہجرت یثرب یعنی مدینہ ہوگا۔

فتلک عشرة کاملة

دلیل ہشتم

قال اللّٰه عزو جل سبحان الذی اسریٰ بعبده لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ۔ وقال تعالیٰ ثم دنی فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ۔ فاوحیٰ الیٰ عبده مااوحیٰ۔ ماکذب الفؤاد مارایٰ افتمرو علیٰ مایریٰ

ان ایات مبارکہ میں حق جل شانہ نے اجمالاً واقعہ اسراء اور معراج کو ذکر فرمایا ہے جس سے مقصود حضور پر نور ﷺ کی فضیلت اور سیادت کو ظاہر کرنا ہے کہ فرش سے لے کر عرش تک معراج سوائے سید الاولین والآخرین اور خاتم الانبیاء والمرسلین کے کسی اور نبی اور رسول کو حاصل نہیں۔ واقعہ کی تفصیل کتب حدیث اور کتب سیر میں مذکور ہے۔ اس وقت ہم واقعہ اسراء کی چند روایتیں ذکر

کرنا چاہتے ہیں‘ جس سے حضور پر نور ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

پہلی روایت

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم براق پر سوار ہو کر جبرئیل امین کے ہمراہ روانہ ہوئے تو آپ کا ایک جماعت پر گزر ہوا جنھوں نے آپ ﷺ کو ان الفاظ سے سلام کیا۔ السلام علیک یا اول‘ السلام علیک یا آخر السلام علیک یا حاشر۔ جبرئیل نے کہا کہ ان کے سلام کا جواب دیجئے۔ اور اس کے بعد بتلایا کہ جن لوگوں نے آپ کو سلام کیا تھا یہ حضرات ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے۔ (روہ البیھقی فی الدلائل تفسیر ابن کثیر ص ۸ ج ۶ سورہ اسراء۔ زرقانی شرح مواہب ص ۴۰ ج ۶)

دوسری روایت

حضور ﷺ جب مسجد اقصیٰ پہنچے تو انتظار میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام موجود تھے اور ایک گروہ عظیم فرشتوں کا بھی تھا ایک موذن نے اذان دی اور پھر اقامت کہی گئی اور جبرئیل کے اشارہ سے نبی اکرم ﷺ نے انبیاء کرام اور ملائکہ کی امامت کرائی۔ جب نماز پوری ہو گئی تو فرشتوں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہیں؟ تو جبرئیل نے یہ جواب دیا۔

ھذا محمد رسول اللہ خاتم النبیین

یہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین ہیں

فوائد

۱ حضور ﷺ کا تمام انبیاء کرام کی امامت فرمانا یہ آپ کے سید الاولین ہونے کی صریح دلیل ہے بلکہ مقصود ہی امامت سے یہ تھا کہ تمام انبیاء پر حضور ﷺ کی سیادت اور افضلیت ظاہر ہو۔

۲ ختم نماز کے بعد فرشتوں کا سوال کرنا اور جبرئیل امین کا یہ جواب دینا کہ ھذا محمد رسول اللہ خاتم النبیین اس سے مقصود یہ تھا کہ حضرات انبیاء کرام اور ملائکہ عظام کی محفل نور القیام میں حضور ﷺ کی ختم نبوت کا اعلان ہو جائے۔

۳۔ حضرت انبیاء اور ملائکہ کرام نے حضور ﷺ کی اقتداء کی اور حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ ظاہر یہی ہے کہ کسی نے آپ ﷺ کے پیچھے کوئی حرف فاتحہ وغیرہ کا نہیں پڑھا۔ سب نے نہایت خاموشی کے ساتھ حضور ﷺ کی قرات کو سنا۔ اسی وجہ سے امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ قرات خلف الامام جائز نہیں بلکہ در حقیقت خلاف ادب ہے۔

عجب ست کہ بوجودت وجود من بماند
توبگفتن اندر آئی مارا سخن بماند

تیسری روایت

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ ساتویں آسمان پر ابراہیم علیہ السلام سے ملے تو حضرت ابراہیم نے فرمایا۔

یابنی انک لاق ربک اللیلۃ وان امتک اخر الامم واضعفھا فان استطعت ان تکون حاجتک کلھا واجلھا فی امتک فافعل اخرجہ ابن عرفۃ فی جزء و ابو نعیم وابن عساکر۔

ترجمہ۔ اے بیٹے آج کی رات تم اپنے پروردگار سے ملو گے اور تیری امت سب سے آخری امت ہے اور سب سے زیادہ کمزور اور ضعیف ہے جہاں تک ممکن ہو اپنی امت کی سہولت کے لئے کوشش کرنا۔

خصائص کبریٰ ص ۱۶۲ ج ۱ و تفسیر ابن کثیر ص ۲۸ ج ۶ سورہ اسراء اور عبد اللہ بن مسعود کی یہ حدیث وان امتک‘ آخر الامم فتح الباری ص ۱۹۹‘ ج ۷ میں بھی مذکور ہے۔

چوتھی روایت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے معراج کی طویل حدیث میں مروی ہے کہ جب حق جل و علا نے نبی اکرم ﷺ اپنے قرب اور مکالمہ سے سرفراز فرمایا تو اس میں یہ ارشاد فرمایا۔

وجعلت امتک ھم الاولین و الآخرین وجعلت من امتک اقواما" قلوبھم انا جیلھم وجعلتک اول النبیین خلقا" وآخرھم بعثا" وجعلتک فاتحا وخاتما۔

خصائص کبریٰ ص ۱۷۴ ج ۱ و تفسیر ابن کثیر ص ۳۴ ج ۱ سورہ اسراء

ترجمہ۔ اور میں نے تیری امت کو اول ہم رتبہ اور آخر امم بنایا یعنی فضیلت اور مرتبہ کے اعتبار سے اول اور ظہور کے اعتبار سے آخری امت اور تیری امت میں ایک قوم ایسی بنائی کہ جن کے دل انجیل ہونگے یعنی حفاظ قرآن اور تم کو نورانی اور روحانی اعتبار سے پہلا نبی اور بعثت کے اعتبار سے آخری نبی بنایا اور تم کو ہی دور نبوت کا فاتح اور خاتم بنایا۔

پانچویں روایت

متعدد روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ

حضور ﷺ سدرۃ المنتہٰی کے بعد عرش تک پہنچے اور قرب خاص اور مکالمہ خداوندی سے مشرف ہوئے۔ شیخ اکبر فرماتے ہیں کہ عرش کائنات کا آخری مقام ہے۔ آخری نبی کو آخری مقام تک سیر کرائی تاکہ ان کا آخری نبی ہونا خوب واضح اور آشکار ہو جائے۔

دلیل نہم

قال اللہ عزو جل عسیٰ ان یبعثک مقاما محمودا"

ترجمہ۔ عنقریب تیرا پروردگار تجھ کو مقام محمود پر کھڑا کرے گا۔

احادیث متواترہ اور جمہور اور صحابہ اور تابعین کے اقوال اس پر متفق ہیں کہ مقام محمود سے مقام شفاعت مراد ہے اور احادیث متواترہ سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ قیامت کے دن شفاعت کی درخواست کا سلسلہ حضرت آدم سے شروع ہوگا اور خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ پر منتہٰی اور مختتم ہوگا۔ شفاعت کی طویل حدیث میں سلمان فارسیؓ سے مروی ہے کہ اولین اور آخرین جب شفاعت کے لئے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو یہ عرض کریں گے۔

انت الذی فتح اللہ بک وختم وغفر لک ماتقدم وما تاخر۔ (رواہ ابن ابی شیبہ فتح الباری ص ۳۷۸ ج ۱۱)

آپ ہی ہیں وہ کہ جن سے اللہ تعالیٰ نے نبوت کو شروع کیا اور انہی پر نبوت کو ختم کیا اور اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف کی لہٰذا اب آپ ہماری شفاعت کیجئے کیونکہ جب اپ کی لغزشیں سب معاف ہو چکی ہیں تو پھر شفاعت سے عذر کے لئے کوئی قصور ہی نہیں جس کی بناء پر عذر فرمائیں۔

اور مسند احمد اور ابو ۔علی کی روایت میں ہے کہ جب اہل حشر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں شفاعت کی درخواست لے کر حاضر ہوں گے تو عیسیٰ علیہ السلام جواب میں یہ فرمائیں گے۔

ان محمد رسول اللہ خاتم النبیین قد حضر الیوم وقد غفر اللہ ماتقدم من ذنبہ وما تاخر (کذا فی البدور السافرہ للحافظ السیوطی ص ۶۸)

ترجمہ۔ خاتم النبیاء محمد رسول اللہ ﷺ آج تشریف فرمائیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی اگلی پچھلی لغزشیں سب معاف کر دی ہیں لہٰذا ان کے پاس جاؤ۔

اور ایک حدیث میں ہے کہ اہل حشر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ کہیں گے۔

یا محمد انت رسول اللہ وخاتم الانبیاء وغفر اللہ لک ماتقدم من ذنبک وماتاخر شفع لنا الیٰ ربک (مسلم ص ۱۱۱ ج اوبخاری)

ترجمہ۔ اے محمد (ﷺ) آپ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم الانبیاء ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی اور پچھلی تمام لغزشیں معاف کی ہیں جب اللہ نے آپ کو یہ مرتبہ عطا کیا ہے تو ہمارے لئے شفاعت فرمایئے۔

مقام محمود کی وجہ تسمیہ

اس مقام کو مقام محمود اس لئے کہتے ہیں کہ اولین اور آخرین سب اس روز آپ ﷺ کی حمد و ثنا کریں گے۔ یا وجہ یہ ہے کہ اس روز حضور سجدہ میں گریں گے اور سجدہ میں اللہ تعالیٰ کی عجیب و غریب حمد و ثنا کریں گے جس کا اسی وقت منجانب اللہ الہام اور القاء ہوگا اور حکم ہوگا کہ سجدہ سے سر اٹھاؤ جو مانگو گے وہی عطا ہوگا اور ولسوف یعطیک ربک فترضٰی میں اسی طرف اشارہ ہے۔

ہر اذان کے بعد حضور کے لئے مقام محمود کی دعا

احادیث میں ہے کہ ہر اذان کے بعد یہ دعاء مانگا کرو وابعثہ مقاما" محمودن الذی وعدتہ انک لاتخلف المیعاد اے اللہ تو ہمارے نبی کو مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے یعنی وہ دن دکھلا جس میں آپ ﷺ سیادت اور افضلیت اور آپ ﷺ کی خاتمیت اور ختم نبوت روز روشن کی طرح واضح ہوگی اور تمام اولین اور آخرین آپ ﷺ کی ختم نبوت کا اقرار کریں گے۔ یاد رہے کہ اس وقت اقرار کرنے والوں میں مرزائی اور قادیانی بھی ہونگے مگر اس وقت کا اقرار مفید نجات نہیں اور یہ بھی خیال رہے کہ اگر اس وقت کسی مسلمان کی نظر کسی قادیانی پر پڑ جائے اور اس سے یہ کہے کہ تم آج کس منہ سے انت رسول اللہ و خاتم النبیین کہہ کر شفاعت کی درخواست کرتے ہو۔ تم تو ختم نبوت کے قائل نہ تھے۔ مرزا صاحب کو ڈھونڈھ لو جو تمہارے نزدیک ہر شان میں تمام انبیاء سے بڑھے ہوئے ہیں تو قادیانی صاحب اس کا جواب سوچ لیں۔

دلیل دہم

قال اللہ عزو جل یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الاخرۃ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو محکم اور مضبوط قول پر دنیا کی زندگی میں بھی ثابت اور قائم رکھتا ہے اور آخرت کی زندگی میں بھی۔

احادیث سے ثابت ہے کہ یہ آیت سوال قبر کے بارے میں نازل ہوئی۔ یعنی اہل ایمان اللہ کی توفیق سے دنیا میں بھی اور قبر میں سوال نکیرین کے وقت

باقی صفحہ ۱۲ پر

خالد محمود۔ دارالعلوم کراچی

کیا حضرت عیسیٰؑ ابن مریم اپنے معجزات کی بنا پر معبود ہیں؟

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں انبیاء کرام کے جن معجزات کا تذکرہ فرمایا ہے' ہم دیکھتے ہیں کہ ان انبیاء کرام کے ہاتھ پر معجزات کے ظہور کا اول مقصد گمراہ اور کفر و شرک میں ملوث انسانیت میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا پرچار کرتا رہا ہے' اور ساتھ ہی ساتھ یہ معجزات اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء کرام کے سچا ہونے اور مخالفین کو ان کی باتوں میں عاجز کرنے کی دلیل رہے ہیں۔

ان ہی انبیاء کرام میں ایک نام حضرت عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) کا بھی آتا ہے' جن کو اللہ نے قوم بنی اسرائیل میں معجزات دے کر بھیجا۔ دیگر انبیاء کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت و تعلیم کا مقصد بھی گمراہ قوم کو "صراط مستقیم" کی طرف بلاتا رہا' اور جب تک آپ علیہ السلام اپنی قوم (امت) میں حوارین (صحابہؓ) کے ساتھ رہے' لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور "صراط مستقیم" کی تعلیم کرتے رہے۔

مگر عقائد کے اعتبار سے اہل اسلام اور عیسائی حضرات' حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے معجزات کو الگ الگ حیثیتوں میں تسلیم کرتے ہیں۔

عیسائی حضرات عیسیٰ ابن مریم (یسوع مسیح) کو معبود مانتے ہیں اور ان کے معجزات۔ مثلاً" مردوں کو زندہ کرنا' بیماروں کو شفا دینا اور عیسائی حضرات کے عقیدہ کے مطابق حضرت عیسیٰ ابن مریم کا "صلیبی موت" کے بعد تیسرے دن مردوں میں سے جی اٹھنا اور زندہ آسمان پر جانے کے بعد خدا کے دائیں ہاتھ پر بیٹھنا' اور بغیر باپ کے پیدا ہونا وغیرہ) کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام (یسوع مسیح) کے معبود ہونے کی دلیل اور ثبوت کے طور پر پیش کرتے ہیں' جبکہ بائبل میں مذکور حضرت عیسیٰ علیہ السلام (یسوع مسیح) کے معجزات کی صحت میں ہی سخت اختلاف پایا جاتا ہے۔

(تفصیل کے لئے حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی صاحب کی کتاب "اظہار الحق" جلد اول کی دوسری فصل ملاحظہ فرمائیں)

اب دیکھنا یہ ہے کہ عیسائی حضرات جن اور باتوں اور دلائل کے علاوہ معجزات کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معبود ہونے کے سلسلے میں دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں' کیا؟ بائبل کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ بھی کسی اور نبی و رسول سے یہ معجزات ہوئے ہیں یا نہیں؟

اور اگر کسی اور نبی و رسول سے یہ معجزات ثابت ہیں تو پھر کیا؟ ان انبیاء علیہم السلام کو بھی ان معجزات کی وجہ سے معبود تسلیم کرنا پڑے گا؟ جن معجزات کی وجہ سے حضرت عیسیٰ ابن مریم (یسوع مسیح) کو عیسائی حضرات معبود مانتے ہیں۔

یقیناً" عیسائی حضرات کی جانب سے اس سوال کا جواب نفی ہی میں آئے گا' لہٰذا اسی انکار کی بنا پر جن معجزات کی وجہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عیسائیوں کے نزدیک معبود مانا جاتا ہے' لازم ہے کہ پھر اس عقیدہ سے عیسائی حضرات انکار کریں' کیونکہ مردوں کو زندہ کرنا' بیماروں کو شفا دینا' زندہ آسمان پر جانا جیسے معجزات عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ دیگر انبیاء علیہم السلام سے بھی ثابت ہیں' جو خود عیسائی حضرات کی بائبل مقدس میں بڑی وضاحت کے ساتھ مختلف ابواب میں مذکور ہیں۔

ورنہ پھر بائبل ہی کی روشنی میں حضرت عیسیٰ ابن مریم کے علاوہ جن انبیاء کرام سے یہ معجزات ہوئے ہیں' معاذ اللہ پھر ان انبیاء کرام کو بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح معبود ماننا پڑے گا۔

جبکہ بائبل مقدس کہتی:۔

"سوا ایک کے اور کوئی خدا نہیں"

لہٰذا ضروری ہے کہ عیسائی حضرات کی مقدس کتاب بائبل ہی سے دیگر انبیاء کرام کے معجزات اور حضرت عیسیٰ ابن مریم کے معجزات کا موازنہ کیا جائے۔

حضرت عیسیٰ ابن مریم کی معجزانہ پیدائش

حضرت عیسیٰ ابن مریم کا بغیر باپ کے پیدا ہونا' اس امر میں اہل اسلام اور عیسائی حضرات کو کوئی اختلاف نہیں ہے' کیونکہ آپؑ کی اس معجزانہ پیدائش کے بارے میں قرآن مجید کی "سورہ مریم" میں بڑی تفصیل کے ساتھ ذکر آیا ہے' اور عیسائی حضرات کے یہاں اس معجزانہ پیدائش کا ذکر "عہد نامہ جدید" میں "متی" کی انجیل کے حوالے سے بائبل میں ملتا ہے' اس کے علاوہ قرآن مجید کے مقابلہ میں بائبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ پیدائش کے سلسلے میں حضرت مریم کی منگنی کا ذکر یوسف نامی آدمی کے ساتھ کرتی ہے۔

بائبل کہتی ہے:۔

"اب یسوع مسیح کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ جب اس کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہو گئی تو ان کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روح القدس کی قدرت سے حاملہ پائی گئی۔ پس اس کے شوہر یوسف نے جو راستباز تھا اور اسے بدنام کرنا نہیں چاہتا تھا

اسے چپکے سے چھوڑ دینے کا ارادہ کیا۔ وہ ان باتوں کو سوچ ہی رہا تھا کہ خداوند کے فرشتہ نے اسے خواب میں دکھائی دے کر کہا اے یوسف ابن داؤد اپنی بیوی مریم کو اپنے ہاں لے آنے سے نہ ڈر کیونکہ جو اس کے پیٹ میں ہے وہ روح القدس کی قدرت سے ہے۔" (متی باب آیت ۱۸ تا ۲۱)

اور آگے بائبل اسی باب کی آیت ۲۴ میں کہتی ہے:۔

"پس یوسف نے نیند سے جاگ کر ویسا ہی کیا جیسا خداوند کے فرشتہ نے اسے حکم دیا تھا اور اپنی بیوی کو اپنے ہاں لے آیا۔ اور اس کو نہ جانا جب تک اس کے بیٹا نہ ہوا اور اس کا نام یسوع رکھا۔"

اس معجزانہ پیدائش کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام (یسوع مسیح) عیسائیوں کے نزدیک معبود ہیں، لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معبود ثابت کرنے کے لئے یہ دلیل دو وجہ سے کمزور ہے، پہلی وجہ تو یہ ہے کہ قرآن مجید نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس معجزانہ پیدائش کو حضرت آدم علیہ السلام کی مثل قرار دیا ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ خود بائبل سے اس قسم کی پیدائش دوسروں کے لئے بھی ثابت ہے، جس کا تذکرہ عبرانیوں کے باب ۷ آیت ۱ تا ۳ میں صدق نامی کاہن کے لئے موجود ہے۔

بائبل کہتی ہے:۔

"اور یہ ملک صدق سالم کا بادشاہ۔ خدا تعالیٰ کا کاہن ہمیشہ کاہن رہتا ہے۔ جب ابرہام بادشاہوں کو قتل کر کے واپس آتا تھا تو اسی نے اس کا استقبال کیا اور اس کے لئے برکت چاہی۔ اسی کو ابرہام نے سب چیزوں کی دہ یکی دی۔ یہ اول تو اپنے نام کے معنی کے موافق راست بازی کا بادشاہ ہے اور پھر سالم یعنی صلح کا بادشاہ۔ یہ بے باپ بے ماں بے نسب نامہ ہے۔ نہ اس کی عمر کا شروع نہ زندگی کا آخر بلکہ خدا کے بیٹے کے مشابہ ٹھہرا۔" (عبرانیوں باب ۷ آیت ۱ تا ۳)

آخری آیت میں یہ کہہ رہی ہے کہ صدق کاہن "خدا کے بیٹے کے مشابہ ٹھہرا" اس ضمن میں یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ "اقنوم دوئم" کے اعتبار سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام (یسوع مسیح) عیسائیوں کے نزدیک خدا کے بیٹے ہیں۔

لہٰذا اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا عیسائی حضرات کے نزدیک ان کے معبود ہونے کی دلیل ہے، تو پھر صدق کاہن حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دو باتوں میں بڑھا ہوا ہے، ایک تو بے ماں پیدا ہونے میں، دوسرا اس کی کوئی ابتدا ہی نہیں، لیکن اس کے باوجود آج تک کسی عیسائی نے صدق کاہن کو معبود نہیں کہا۔

(اس کا پورا نام "ملک صدق" ہے، یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا معاصر اور ہم زمانہ تھا، اس کا ذکر کتاب پیدائش باب ۱۴ آیت ۱۸ میں بھی ملتا ہے۔ رخ م)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردے زندہ کرنا

بائبل کے بیان کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین مردے زندہ کرنا ثابت ہے، آپ نے ایک لڑکی کو زندہ کیا جس کا تذکرہ متی باب ۹ آیت ۱۸ تا ۲۲ میں۔ مرقس باب ۵ آیت ۳۵ تا ۴۳ اور لوقا کی انجیل کے مطابق باب ۸ آیت ۴۹ تا ۵۶ میں دیکھا جاسکتا ہے اس کے علاوہ ایک لڑکے کو زندہ کرنے کا معجزہ لوقا کی انجیل باب ۷ آیت ۱۱ تا ۱۵ میں مذکور ہے، تیسرا معجزہ لعزر نامی ایک شخص کو زندہ کرنے کا ہے، اس واقعہ کی تفصیل یوحنا حواری کی انجیل کے باب ۱۱ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

مردوں کو زندہ کرنے کے یہ معجزات بھی عیسائی حضرات کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معبود ہونے کی بڑی دلیل ہیں۔

لیکن یہ دلیل بھی انتہائی کمزور ہے، وہ اس لئے کہ بائبل ہی کے مطابق مردوں کو زندہ کرنے کے معجزات دیگر انبیاء علیہم السلام سے بھی ثابت ہیں، مردوں کو زندہ کرنے کے سلسلے میں حضرت حزقیال علیہ السلام کا واقعہ بائبل یوں بیان کرتی ہے:۔

"پس میں نے حکم کے مطابق نبوت کی اور جب میں نبوت کر رہا تھا تو ایک شور ہوا اور دیکھ زلزلہ آیا اور ہڈیاں آپس میں مل گئیں۔ ہر ایک ہڈی اپنی ہڈی سے اور میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ نسیں اور گوشت ان پر چڑھ آئے اور ان پر چمڑے کی پوشش ہو گئی پر ان میں دم نہ تھا۔ تب اس نے مجھے فرمایا نبوت کر۔ تو ہوا سے نبوت کر اے آدم زاد ہوا سے کہہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ اے دم تو چاروں طرف سے آ اور ان مقتولوں پر پھونک کہ زندہ ہو جائیں۔ پس میں نے حکم کے مطابق نبوت کی اور ان میں دم آیا اور وہ زندہ ہو کر اپنے پاؤں پر کھڑی ہو گئیں ایک نہایت بڑا لشکر (حزقیال باب ۳۷ آیت ۷ تا ۱۰)

حضرت حزقیال کے مذکورہ معجزہ کو دیکھا جائے تو حضرت حزقیال علیہ السلام اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں معبود کہلائے جائیں کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بائبل کے مطابق صرف تین مردے زندہ کرنا ثابت ہے۔

جبکہ حضرت حزقیال علیہ السلام نے مردوں کی ایک بڑی جماعت کو زندہ کیا ہے، لیکن کسی عیسائی نے آج تک حضرت حزقیال علیہ السلام کو انکے اس بڑے معجزہ کی بناء پر معبود تسلیم نہیں کیا۔

اس کے علاوہ بائبل ہی سے ثابت ہے کہ حضرت الیاس علیہ السلام (ایلیا) ایک بیوہ عورت کے مہمان ہوئے، اس کا لڑکا چل بسا، اور حضرت الیاس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اسے پھر زندہ کردیا، حضرت الیاس کے اس معجزہ کے بارے میں بائبل کہتی ہے:۔

اور اس نے اپنے آپ کو تین بار اس لڑکے پر پسار کر خداوند سے فریاد کی اور کہا اے خداوند میرے خدا میں تیری منت کرتا ہوں کہ اس لڑکے کی جان اس میں پھر آجائے اور خداوند نے ایلیاہ کی فریاد سنی اور لڑکے کی جان اس میں پھر آگئی اور وہ جی اٹھا (سلاطین ۱۷ آیت ۲۱ تا ۲۲)

اسی طرح کا معجزہ حضرت الیشع علیہ السلام سے بھی ثابت ہے کہ آپ نے ایک مہمان نواز عورت کے لئے پہلے بیٹا ہونے کی دعا کی پھر بڑا ہو کر مر گیا تو اسے بحکم اللہ تعالیٰ زندہ کیا۔

بائبل کہتی ہے:۔

”جب الیشع اس گھر میں آیا تو دیکھو وہ لڑکا مرا ہوا اس کے پلنگ پر پڑا تھا۔ سو وہ اکیلا اندر گیا اور دروازہ بند کر کے خداوند سے دعا کی اور اوپر چڑھ کر اس بچے پر لیٹ گیا اور اس کے منہ پر اپنا منہ اور اس کی آنکھوں پر اپنی آنکھیں اور اس کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ لئے اور اس کے اوپر پسر گیا۔ تب اس بچے کا جسم گرم ہونے لگا۔ پھر وہ اٹھ کر اس گھر میں ایک بار ٹہلا اور اوپر چڑھ کر اس بچے کے اوپر پسر گیا اور وہ بچہ سات بار چھینکا اور بچے نے آنکھیں کھول دیں۔

(سلاطین ۲ باب ۴ آیت ۳۲ تا ۳۶)

حضرت الیشع علیہ السلام کی وفات کے بعد بھی ان سے ایک مردہ زندہ ہونا ثابت ہے، جس کی تفصیل سلاطین ۲ میں اس طرح ہے:۔

اور الیشع نے وفات پائی اور انہوں نے اسے دفن کیا اور نئے سال کے شروع میں موآب کے جتھے ملک میں گھس آئے۔ اور ایسا ہوا کہ جب وہ ایک آدمی کو دفن کر رہے تھے تو ان کو ایک جتھا نظر آیا۔ سو انہوں نے اس شخص کو الیشع کی قبر میں ڈال دیا اور وہ شخص الیشع کی ہڈیوں سے ٹکراتے ہی جی اٹھا اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہو گیا۔

(سلاطین ۲ باب ۱۳ آیت ۲۰ تا ۲۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے یہ بات بائبل میں مذکور ہے کہ آپ صلیبی وفات کے بعد بھی حواریوں کو دکھائی دیتے رہے، اور مختلف قسم کے احکامات دے کر واپس آسمان پر جاتے رہے۔

لیکن اس کے باوجود حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کوئی ایسا معجزہ ثابت نہیں ہے کہ آپ نے اپنی وفات کے بعد کسی مردے کو زندہ کیا ہو۔

اس لئے اگر مردے زندہ کرنا معبود ہونے کی دلیل ہے تو پھر حضرت الیشع علیہ السلام اس بات کی حق دار ہیں کہ معبود کہلائے جائیں، کیونکہ مردہ کو زندہ کرنے کا معجزہ ان سے ان کی وفات کے بعد بھی ہوا ہے، لیکن کسی عیسائی نے حضرت الیشع علیہ السلام کو معبود کہنا پسند نہیں کیا۔

بقیہ: مسئلہ ختم نبوت

بھی کلمہ پر قائم اور ثابت قدم رہتے ہیں۔

وعن تمیم الداریؓ فی حدیث طویل فی سوال القبر فیقول ای المیت الاسلام دینی و محمد نبی دھو خاتم النبیین فیقولان له صدقت رواہ ابن ابی الدنیا وابو یعلی (تفسیر در منثور ص ۲۱۵ ج ۶)

ترجمہ۔ تمیم داری رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث ذیل میں مروی ہے کہ مردہ نکیرین کے جواب میں یہ کہتا ہے کہ اسلام میرا دین ہے اور محمد ﷺ میرے نبی ہیں اور وہ خاتم النبیین ہیں۔ نکیرین کہتے ہیں تو نے سچ کہا۔

(ابن ابی الدنیا و ابو یعلی)

معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی ختم نبوت کا اقرار بھی قول ثابت میں داخل ہے۔ لہٰذا اس آیت سے ختم نبوت پر استدلال صحیح ہے۔

فتلک عشرۃ کاملة

الحمد للہ کہ ختم نبوت کی یہ دس دلیلیں ختم ہوئیں۔ یہ دس دلیلیں فقط دلیلیں نہیں۔ بلکہ دلائل کی دس قسمیں ہیں اور ہر قسم کے تحت اس کے افراد اور جزئیات ہیں۔ انواع اور اقسام کے تعین سے انضباط میں سہولت ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس ناچیز نے یہ طریقہ اختیار کیا۔

(ختم نبوت ص ۸۸ تا ۱۰۲)

از مولانا ادریس کاندھلویؒ شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند

اکابر علماء دیوبند
مولانا عبید اللہ سندھیؒ
شاہ ولی اللہؒ کی تصانیف
اور دینی و علمی کتب کا
وہ مرکز جسے آپ عرصہ
سے منتظر تھے

جمعیۃ علماء اسلام، جمعیۃ طلباء اسلام
کے بیج، سٹکرز کی رنگ۔ لٹریچر
ٹیلی فون انڈکس، بٹوے، بال پوائنٹ
جھنڈے، عید کارڈ، لفافے، آئڈنٹی کارڈ
کور، شیشہ سٹکر، ٹوپی بیج، سٹیل بیج۔
کاپی کور، تقاریر مولانا فضل الرحمٰن
مفتی محمود نیز دستور و منشور،
تھوک و پرچون خرید فرمائیں

ہر قسم کی تقاریر کے آڈیو
کیسٹیں دستیاب ہیں نیز مدارس
عربیہ کی رسید بکس، پمفلٹ، اشتہارات
اور ہر قسم کی اعلیٰ طباعت کا مرکز

نئے سال کی جے یو آئی، جے ٹی آئی کی
ڈائری، کیلنڈر
پاکٹ کیلنڈر

مکتبۃ
الجمعیۃ

امین بازار سرگودھا فون ۲۲۶۷۴

ایک انکشاف خیز سفرنامہ۔۔۔ عبدالرحمان باوا

قازقستان میں چند روز

سینٹرل ایشیا کی آزاد ریاستوں میں قادیانی ریشہ دوانیاں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مساعی

قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے قادیانی سالانہ جلسہ یو۔ کے مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۹۵ء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "سابقہ سوویت یونین سے آزاد ہونے والی مسلم ریاستوں میں قادیانیت کا نفوذ ہو رہا ہے اس جلسے میں ۲۵ افراد پر مشتمل قازقستان کا بھرپور وفد آیا ہے۔ ایک شخص کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ یہ وہاں آبائی تقریب کے سلسلے میں جب قازقستان کے صدر یہاں تشریف لائے تھے تو یہ بھی شامل تھے۔" اس کے علاوہ قازقستان سے مسلسل ایسی اطلاعات مل رہی تھیں کہ وہاں قادیانیوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کردی ہیں اور منظم منصوبے کے تحت مسلمانوں کو مرتد بنانا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے تمام وسائل بروئے کار لائے گئے۔ یہاں تک کہ وہاں کے لوگوں پر اپنی تجوریوں کے دروازے کھول دیئے گئے۔ قادیانیوں نے ہمیشہ عیسائی مشنری کی طرح اپنے مذہب کے فروغ کے لئے زن اور زر کا ہتھیار استعمال کیا۔ اس کی تصدیق ایک جگہ سے نہیں' بارہا کئی جگہ سے ہوتی ہے۔ بہرحال حالات کا جائزہ لینے نیز قازقستان کے مسلمانوں تک اسلام کا صحیح پیغام پہنچانے اور ان کو عقیدہ ختم نبوت و قادیانیت کے کفریہ عقائد اور ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں سے باخبر کرنے کے لئے قازقستان سفر کرنے کا فیصلہ کرلیا گیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مسلم امت کی اس سلسلے میں ہمیشہ راہنمائی کی ہے۔ قادیانیت نے جہاں بھی جڑ پکڑنے کی کوشش کی' چاہے اندرون ملک ہو یا بیرون ملک ہر جگہ نہ صرف ان کا تعاقب کیا بلکہ اس کے سدباب کے لئے کوششیں کیں۔ اس کی مثالیں موجود ہیں۔ جمہوریہ مالی میں جب وہاں کے ۳۰ ہزار مسلمانوں کو دھوکے سے قادیانی بنایا گیا تو پھر فوری طور سفر کیا گیا۔ وہاں پہنچ کر وہاں کے مسلمانوں کو ان کے ارتدادی و زندیقانہ عقائد سے آگاہ کیا گیا جس کے نتیجہ میں وہ تمام مسلمان جو قادیانی بن گئے تھے' بفضل تعالیٰ قادیانیت سے توبہ کرکے دوبارہ داخل اسلام ہوئے۔ بخارا میں قادیانیوں کو ایک پرانی مسجد کی چابی دی جارہی تھی تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک وفد وہاں گیا اور وہاں کے حکام سے ملاقات کرکے قادیانیت کی حقیقت سے آگاہ کیا تو الحمدللہ قادیانیوں کو مسجد کی چابی نہیں دی گئی۔ اس قسم کے بہت سے واقعات ہیں۔ طوالت کے خوف سے اسے چھوڑتا ہوں۔ غرضیکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی یہ ذمہ داری رہی ہے اور ان شاء اللہ ہم اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے ہروقت تیار ہیں۔

قازقستان کو آزاد ہوئے بھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ معاشی حالت انتہائی خراب ہے۔ دینی' مذہبی و اخلاقی قدریں مٹ گئیں ہیں۔ سینٹرل ایشیاء کی تمام ریاستوں کا حال تقریباً" ایک جیسا ہے۔ اگرچہ بعض جگہ علماء کام کررہے ہیں لیکن ان کے وسائل نہیں ہیں۔ روسی جبر و استبداد کے دور میں بھی علماء کرام' اندرون خانہ دین کو قائم رکھنے کی کوشش کرتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ان ریاستوں میں دین کی ہلکی جھلک نظر آتی ہے ورنہ عمومی حالات تو یہ ہیں کہ وہاں کے مسلمان اتنا تو جانتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں لیکن بے چارے کلمہ تک پڑھنا نہیں جانتے۔ شہر میں' بسوں اور ٹیکسیوں میں سفر کے دوران لوگوں سے گفتگو کرتے کلمہ پڑھایا۔ بعض لوگ پڑھ لیتے اور بعض شرماتے تھے۔ بہت کم لوگ کلمہ پڑھنا جانتے تھے۔ بہرحال یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

قازقستان میں قازق و روسی زبانیں بولی اور پڑھی جاتی ہیں۔ ان زبانوں میں اسلامی لٹریچر عقائد' عبادات' فقہ' سیرت رسول کے موضوع پر کتابوں کی ضرورت محسوس کی گئی۔ صدیقی ٹرسٹ اور جمعیت تعلیم القرآن کراچی نے اگرچہ نماز اور تعلیم الاسلام

جیسی کتب کا قازق و روسی زبان میں ترجمہ کرکے پورے سینٹرل ایشیاء میں پھیلایا ہے لیکن یہ ابھی ناکافی ہے۔ اس سلسلے میں ایک حوالہ دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ قازقستان کے ایک ممتاز عالم دین شیخ خلیفہ السلطانی جو میرے داعی تھے' نے مجھے بتایا کہ یہاں روسی و قازق زبانوں میں سیرت رسول کے موضوع پر کتاب نہ ہونے کی وجہ سے ایک یہودی نے اس عنوان پر ایک ایسی کتاب شائع کی جو رطب ویابس سے بھری ہوئی ہے اور لوگ اسے خرید رہے ہیں۔ شیخ نے بتایا کہ میں نے ٹی وی و ریڈیو پر اس کتاب کو دکھا کر لوگوں کو خریدنے سے منع کیا لیکن اس کے باوجود وہ کتاب فروخت ہو رہی ہے۔

قازقستان کے دارالحکومت الماآتا کے بارے میں مجھے بتایا کہ وہاں تقریباً" ۶۰ فی صد مسلمان اور ۴۰ فی صد روسی ہیں۔ یہ شہر بہت بڑا ہے لیکن اندرون شہر' مسجدیں غالباً" ۱۰ سے زائد نہیں اور وہ بھی خستہ حالت میں۔ ان میں ایک دو مسجدیں ایسی ہیں جن میں پنج وقتہ نمازوں کا اہتمام ہے ورنہ صرف صبح اور عشاء کی نماز میں چند لوگ ہوتے ہیں۔ الماآتا شہر کی سب سے بڑی مسجد' جو سینٹرل مسجد کہلاتی ہے اور حکومت کی نگرانی میں ہے' ابھی زیر تعمیر ہے۔ اس کا حال یہ ہے کہ اتنی بڑی مسجد کی تعمیر میں چند مزدور نظر آئے۔ نہ معلوم وہ کب پایہ تکمیل تک پہنچے گی۔ کسی مسجد میں بچوں کا مکتب نہیں ہے۔

یہ وہ حالات ہیں جن کی بناء پر مسلمانوں کی دین سے بے خبری کا فائدہ اٹھا کر عیسائی' یہودی' ہندو اور قادیانی' مسلمانوں کو تر نوالہ سمجھ کر ان کا شکار کر رہے ہیں۔ وہاں غربت بھی ہے اور غربت تو انسان کو ہر کام کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

قادیانیوں نے سب سے پہلے ایک ایسے شخص پر ہاتھ ڈالا جو ایک شاعر اور ملک کے صدر کا کلچرل مشیر ہے۔ اس کا نام وولینڈ تکشین باقی ہے۔ اس کو اپنی کتاب شائع کرنے کے لئے قادیانیوں نے بڑی رقم دی۔ اس شخص نے کتاب کے اخیر میں قادیانی مذہب کے سچا ہونے کا اعلان کیا۔

میں نے قازقستان کا سفر اکتوبر کے آخری ہفتے میں کیا۔ اپنے قیام کے دوران قازقستان کے ممتاز عالم دین' شیخ خلیفہ السلطانی' ورلڈ ایسوسی ایشن آف قازق کے نائب صدر سلطان علی بلغابائف' قازقستان میں پاکستان کے سفیر عزت مآب جناب سلطان حیاتخان' قازقستان حکومت کے مذہبی امور کے رئیس ڈاکٹر بختیار عثمانوف کے علاوہ الماآتا کے آئمہ مساجد' دینی تنظیموں کے رہنماؤں' دانشوروں' قازق زبان کے ہفت روزہ اخبار ترکستان کے مدیر' اور قازقستان میں مقیم پاکستانی تاجروں و قازق شہریوں سے ملاقات کرکے ان کو اسلام' عقیدہ ختم نبوت' اور قادیانی فتنے کے بارے میں ملت اسلامیہ کا موقف پیش کیا اور ان کو بتایا کہ قادیانیت کے بارے میں مسلمان کتنے حساس ہیں۔ انہیں یہ بھی بتایا کہ پوری ملت اسلامیہ' قادیانیوں کو خارج از اسلام قرار دیتی ہے۔ اسی لئے حرمین شریفین میں ان کا داخلہ ممنوع ہے۔ رابطہ عالم اسلامی نے ۱۹۸۴ء کے اپنے ایک اجلاس میں مسلم ممالک پر زور دیا تھا کہ قادیانیوں کو اپنے اپنے ملکوں میں غیر مسلم اقلیت قرار دیں۔ مجمع الفقہ الاسلامی نے بھی ۱۹۸۵ء میں قادیانیت کو کفر قرار دیا۔ حکومت پاکستان نے بھی ۱۹۷۴ء ستمبر میں قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے کا اعلان کیا اور ۱۹۷۴ء میں ان کی غیر اسلامی سرگرمیوں پر پابندی لگائی۔ میں نے ان تمام حضرات کے سامنے قازقستان میں قادیانی سرگرمیوں پر اپنی گہری تشویش کا اظہار کیا اور بتایا کہ پوری مسلم امت قازقستان میں قادیانی مسئلے پر کتنی متفکر ہے ان سے درخواست کی گئی کہ ملت اسلامیہ کے یہ جذبات حکومت تک اور قازقستان کے صدر تک پہنچائیں۔ میری ان گزارشات پر شیخ خلیفہ السلطانی نے کہا کہ فکر کی بات نہیں۔ جونہی یہاں کے مسلمانوں پر قادیانیت کی اصلیت ظاہر ہو جائے گی' وہ اسے پنپنے نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ یہاں کے مسلمانوں میں دینی و مذہبی شعور پیدا کیا جائے اور انہیں اسلامی تعلیمات سے آراستہ کیا جائے۔ صحیح اسلامی لٹریچر مہیا کیا جائے تاکہ وہ حق و باطل میں تمیز کر سکیں۔ اس سلسلے میں' میں نے انہیں یقین دلایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہر ممکن تعاون کرے گی اور قازق و روسی زبان میں عقیدہ ختم نبوت و قادیانیت کے موضوع پر لٹریچر تیار کرے گی۔ مذہبی امور کے رئیس ڈاکٹر بختیار نے کہا کہ میں نے اس سلسلے میں کچھ اقدامات کئے ہیں۔ قادیانی سرگرمیوں پر میری گہری نظر ہے اور حکومت کو قادیانیت کے سلسلے میں شرعی نکتے کی بنیاد پر تجاویز مرتب کرکے دوں گا۔ اس کے علاوہ ان سے مفصل گفتگو ہوئی۔ ڈاکٹر موصوف نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات پر اسے خراج تحسین پیش کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں کو کامیاب کرے۔ ورلڈ ایسوسی ایشن آف قازق کے نائب صدر سلطان علی بلغابائف نے بھی انہی جذبات کا اظہار کیا۔ ممتاز دینی تنظیموں کے راہنماؤں' آئمہ مساجد' پاکستانی و قازق شہریوں نے مجھے یقین دلایا کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلے میں اپنا کردار ادا کریں گے اور اس کو مشن کے طور پر اپنائیں گے۔

قازقستان کے ممتاز عالم دین شیخ خلیفہ السلطانی کے مختصر تعارف کے بغیر میرا یہ سفرنامہ نامکمل رہے گا۔ شیخ خلیفہ السلطانی کا تعلق قازق

قوم سے ہے۔ وہ چین میں ۱۹۱۷ء میں پیدا ہوئے۔ کیمونسٹ انقلاب کے بعد ترکی آگئے۔ انہوں نے پہلے بھوپال میں پھر راولپنڈی جامعہ تعلیم القرآن میں تعلیم حاصل کی۔ مولانا غلام اللہ خان مرحوم کے شاگرد ہیں۔ اردو بولتے ہیں۔ عربی اور قازق پر عبور حاصل ہے۔ قازق زبان میں انہوں نے قرآن کریم کا ترجمہ و تفسیر لکھی جو خادم الحرمین الشریفین الملک فہد بن عبدالعزیز نے شائع کی۔ قازق زبان میں یہ واحد ترجمہ ہے۔ قازقستان میں مفت تقسیم ہو رہا ہے۔ علامہ صاحب قازق زبان میں کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ تقریباً ۸۰ سال عمر ہے لیکن اس کے باوجود بڑی تندہی سے خدمات انجام دیتے ہیں اور روزانہ دفتر جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ سے نوازے۔

قازقستان کے دورے کے اختتام پر جب میں واپس لندن آرہا تھا تو جہاز میں تھوڑی دیر کے لئے یہ سوچتا رہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پاکستان کی صورت میں ایک ایسا ملک بطور نعمت عطا فرمایا ہے۔ جہاں مسلمانوں کو دین کا فہم و شعور بھی ہے۔ یہاں مدارس، مکاتیب و جامعات اور بڑی بڑی مساجد بھی ایک ایک شہر میں ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ ہم اس کا جتنا شکر ادا کریں کم ہے۔ لیکن ایک نامعلوم طاقت نے ملک کے استحکام کے خلاف سازشیں کر کے مسلمانوں کو باہمی جنگ و جدل میں جھونک دیا ہے۔ کاش مسلمان آپس میں لڑنے کے بجائے اس نامعلوم طاقت کے خلاف صف آراء ہو جائیں اور اس کا قلع قمع کریں اور پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلامی ریاست بنانے کی منزل میں کوشش کریں۔

O

بقیہ: عمال نبویؐ

۵ سن ہجری ۵۸ سال کی عمر مبارک میں ....
کفار کا تیسرا حملہ (واقعہ خندق) حملہ آوروں کی تعداد بارہ سے پندرہ ہزار کے درمیان تھی

۶ سن ہجری ۵۹ سال کی عمر مبارک میں ....
صلح حدیبیہ آنحضور ﷺ کے ہمراہ ۱۸۰۰ صحابہ کرامؓ

۷ سن ہجری ۶۰ سال کی عمر مبارک میں ....
فتح خیبر اور بادشاہوں کے نام دعوت نامے

۸ سن ہجری ۶۱ سال کی عمر مبارک میں ....
واقعہ موتہ فتح مکہ اور حنین کا واقعہ

۹ سن ہجری ۶۲ سال کی عمر مبارک میں ....
واقعہ تبوک مسلمانوں کا ادائے حج، وفود کی آمد

۱۰ سن ہجری ۶۳ سال کی عمر مبارک میں ....
حج الوداع اور مشہور آخری خطبہ

۱۱ سن ہجری ۶۳ سال کی عمر مبارک میں علالت و رحلت

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد و بارک و سلم

انسانیت کی تلچھٹ

"تمہیں اسی طرح چھانٹ دیا جائے گا جس طرح اچھی کھجوریں ردی کھجوروں سے چھانٹ لی جاتی ہیں، چنانچہ تمہارے اچھے لوگ اٹھتے جائیں گے اور بدترین لوگ باقی رہتے جائیں گے، اس وقت (غم سے گھٹ کر) تم سے مرا جاسکتا ہے تو مرجانا"۔

(ابن ماجہ)

محمد اعظم جنید
انکشاف پرنٹرز
پرنٹرز، پبلشرز
اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز

بقیہ: اداریہ

ایک حقیر رقم پچیس روپیہ کی مجلس کی نذر کرتا ہوں، اور کامیابی کی دعاء بھی کرتا ہوں، اور عمال مجلس کی خدمت میں خیر خواہی سے مشورہ بھی عرض کرتا ہوں، کہ اس خدمت میں بھی مثل دیگر خدمات کے حدود شرعیہ کو محفوظ رکھیں، بخصوص تقریر و تحریر میں ظاہراً امن و سکون کا اور باطناً صدق و خلوص کا التزام رکھیں، جس سے یہ خدمت اپنی ہیئت میں ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن کا نمایاں نمونہ ہو جاوے، بلکہ اگر دوسری جانب سے کچھ ناگواری بھی پیش آوے تب بھی ادفع بالتی ھی احسن السیئۃ کو دستور العمل بنایا جاوے، اور اگر نفس میں ہیجان بھی ہو تو اسی تعلیم اخیر کے تتمہ پر عمل کیا جاوے یعنی قل رب اعوذبک من ھمزات الشیاطین واعوذبک رب ان یحضرون۔ اب شعبہ کی کامیابی کے ساتھ اس کی اعانت کرنے والے حضرات کیلئے دارین کی صلاح و فلاح و نجاح کی دعاء پر اس معروضہ کو ختم کرتا ہوں، والسلام۔

۱۵ ذی قعدہ ۱۳۵۳ھ

(النور بابت ماہ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ)

اکرام الرحمن درجہ تخصص مجلس تحفظ ختم نبوت

مرزا غلام احمد قادیانی کا مقصد صرف حصول دنیا تھا

مرزا صاحب کا ابتدائی زمانہ

مرزا غلام احمد نے اپنی زندگی بڑی تنگ دستی کے ساتھ شروع کی تھی آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں تھا وہ خود لکھتے ہیں "مجھے صرف اپنے دستر خوان اور روٹی کی فکر تھی" (نزول المسیح طبع اول ۱۱۸)

وہ ایک طویل عرصہ سے غربت کی زندگی گزار رہے تھے انہوں نے اس زمانہ کی غربت کی خود تصویر کھینچتے ہوئے کہا "اس زمانے میں در حقیقت میں اس مردہ کی طرح تھا جو قبر میں صدہا سال سے مدفون ہو اور کوئی نہ جانتا ہو یہ کس کی قبر ہے" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۲۸)

دراصل مرزا صاحب نے جو نبوت کا دعویٰ کیا وہ "تدریجاً" کیا جو کہ کسی بھی مدعی نبوت کی تاریخ سے ثابت نہیں کہ اس نے اس طرح دعویٰ نبوت کیا ہو لہٰذا مرزا نبوت کے دعویٰ کرنے میں اپنی مثال آپ ہے اس نے سب سے پہلے اپنے آپ کو ملک کے سامنے ایک مصنف اور اسلام کے وکیل کی حیثیت سے پیش کیا پھر ایک مبلغ اور روحانی پیشوا کی حیثیت سے شہرت حاصل کی پھر مسیح موعود اور آخر میں "مستقل پیغمبر" کی حیثیت اختیار کی۔ اور یہ غربت کی حالت اس وقت تک تھی جب انہوں نے اپنے آپ کو ایک مصنف اور اسلام کے وکیل کی حیثیت سے متعارف کرایا اور جب پیغمبری کا دعویٰ کیا تو حالات میں بڑا انقلاب ہوا اب وہ ایک ترقی پذیر فرقہ اور ایک آسودہ حال طبقہ کے مقتدائے اعظم تھے ہر طرف سے تحائف 'نذرانے آرہے تھے اور ہزاروں آدمیوں کی روحانی عقیدت اور خلوص و محبت کا مرکز تھے اور یہ تو ظاہر ہے کہ یہ ساری دولت و خوشحالی ایک دینی دعوت اور تحریک کے راستے سے آئی تھی۔ اب ایک مورخ اور نقادیہ دیکھے گا کہ اس انقلاب حال نے مرزا کی زندگی اور ان کے رویہ میں کیا تبدیلی کی کیونکہ مرزا صاحب دینی دعوت لے کر ایک بہت بڑے دعوے اور اعلان کے ساتھ (جس سے بڑا دعویٰ اور اعلان مذہب کی اصطلاحات اور زبان میں ممکن نہیں) کھڑے ہوئے تھے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ مرزا کی زندگی کو اس دعوت اور دعوے سے کیا مطابقت ہے۔ حضور پاک ﷺ کی حیات طیبہ سے موازنہ کرنا سوء ادب ہو گا مگر ہم امت محمدی کے ان افراد کی زندگی سے موازنہ کرتے ہیں جو کسی دینی تحریک و دعوت کے علمبردار تھے اور اپنے زمانہ کے پیشوا تھے۔ اسلام کی تاریخ دعوت و تجدید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے اپنے لئے اتباع نبوی ﷺ کا راستہ اختیار کیا ان کو جس قدر آسودہ زندگی کے اسباب مہیا ہوئے اسی قدر ان میں زہد کا جذبہ 'ایثار و قناعت کا جوش' دولت و امارت سے وحشت اور آخرت کا شوق بڑھا انہوں نے اپنی زندگی کو اس اصول کے ساتھ گزارا" اللهم لا عيش الا عيش الآخرة" ترجمہ "اے اللہ اصل زندگی اور عیش و عشرت تو آخرت کے ہیں" اور وہ حضرات اس دنیا میں مسافرانہ زندگی گزارتے تھے اور نبی پاک علیہ الصلوۃ والسلام کے اس ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھتے تھے۔

"مالی وللدنیا؟ وما انا والدنیا الا کراکب استظل تحت شجرة ثم راح وترکها"
(احمد 'ترمذی 'ابن ماجہ)

ترجمہ: "مجھے دنیا سے کیا سروکار؟ میری مثال تو ایسے سوار کی سی ہے جس نے کچھ دیر ایک درخت کے سایہ میں آرام کیا پھر اٹھا اور چھوڑ کر چل دیا" ان لوگوں کی کیفیت وہ رہتی تھی جو حضرت علیؓ کے ایک ساتھی نے ان کی تعریف کرتے ہوئے بیان کی "یستوحش من الدنیا و زہرتہا ویستانس باللیل وظلمته کان واللہ غزیر الدمعة طویل الفکرة یقلب کفه ویخاطب نفسه یعجبه من اللباس ماخشن ومن الطعام ماجشب صفة صفة" ترجمہ "دنیا اور بہار دنیا سے ان کو وحشت ہوتی' رات کی تاریکی میں ان کا دل لگتا تھا' آنکھیں پر آب' ہر وقت فکر و غم میں ڈوبے ہوئے' رفتار زمانہ پر متعجب 'نفس سے ہر وقت مخاطب 'کپڑا وہ مرغوب جو معمولی اور موٹا جھوٹا ہو غذا وہ مرغوب جو غریبانہ اور سادہ ہو"۔ یہاں اولیائے متقدمین اور جلیل القدر شخصیتوں کا ذکر نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کے غلاموں میں ایسے صاحب شوکت و عظمت سلاطین گزرے ہیں جن کا زہد و تقویٰ' جفاکشی' قبائے شاہی میں فقیری و درویشی' تخت سلطنت پر بوریہ نشینی آج بھی انسانیت کے لئے سرمایہ افتخار ہے۔ نور الدین زنگی "سلطان صلاح الدین ایوبی" ناصر الدین محمود" وغیرہ نے جس طرح کی زندگی گزاری وہ زہد و درویشی کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ خود مرزا صاحب کے زمانے میں ایسے داعی الی اللہ 'علمائے

ربانی و مشائخ موجود تھے جو روپیہ پر رات گزارنے کو گناہ سمجھتے تھے اور جو کچھ ہوتا وہ فقراء میں تقسیم کرتے اور ان کا حال یہ تھا کہ جس قدر لوگوں کا رجوع ان کی طرف بڑھتا اور ہدایا و عطایا کی بارش ہوتی' اسی قدر ان کا استغناء اور زہد ترقی کرتا مرزا ہی کے زمانے میں مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی" مولانا رشید احمد گنگوہی" جیسے حضرات موجود تھے جنہوں نے فقر محمدی کا ایک نمونہ دنیا کی سامنے پیش کیا۔

نبوت کی سچائی کی ایک دلیل

ایسی زاہدانہ زندگی جس میں غربت و امارت کے زمانے میں ایک جیسا طرز عمل ہو اور دولت دنیا سے بے تعلقی ہو خود مرزا کے نزدیک نبوت محمدی کی صداقت کی ایک دلیل ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے:

"اور پھر جب مدت مدید کے بعد غلبہ اسلام کا ہوا تو ان دولت و اقبال کے دنوں میں کوئی خزانہ اکٹھا نہ کیا کوئی عمارت نہ بنائی کوئی یادگار تیار نہ ہوئی کوئی سامان شاہانہ عیش و عشرت تجویز نہ کیا گیا کوئی اور ذاتی نفع نہ اٹھایا بلکہ جو کچھ آیا وہ سب یتیموں اور مسکینوں اور بیوہ عورتوں اور مقروضوں کی خبر گیری میں خرچ ہوتا رہا اور کبھی ایک وقت بھی سیر ہو کر کھانا نہ کھایا"

ہم اس معیار کو جو خود مرزا صاحب نے ذکر کیا ہے اور جو مزاج نبوت کے عین مطابق ہے سامنے رکھ کر مرزا صاحب کی زندگی کا مطالعہ کریں تو مرزا بجائے داعی الی اللہ کے سیاسی قائد نظر آتا ہے کہ جس کا مقصد مال کا حصول ہے۔

مرزا کی خانگی زندگی پر خود مرزا کے امتیوں کا اعتراض

مرزا کے امتی اپنی بیگموں اور عورتوں کو یہ کہتے تھے کہ ہم لوگوں کو انبیاء و صحابہؓ والی زندگی اختیار کرنی چاہئے کہ وہ کم اور خشک کھاتے تھے اور باقی بچا کر اللہ کی راہ میں دیا کرتے تھے اسی طرح ہم کو بھی کرنا چاہئے تو وہ عورتیں کچھ روپے اور دیگر سامان قادیان بھیجتی تھیں مگر جب ان عورتوں نے قادیان جا کر مرزا کے گھر کی حالت دیکھی کہ وہ بڑے ناز و نعم میں پل رہا ہے تو انہوں نے گھروں میں آکر اپنے آدمیوں پر بڑا غصہ کیا کہ تم تو ہم لوگوں کو کہتے تھے کہ صحابہ والی زندگی گزارو اور خود مرزا صاحب کیسی شاہانہ زندگی گزار رہے ہیں لہٰذا ان عورتوں نے قادیان پیسے بھیجنا بند کر دیئے اور چونکہ مرزا ہزاروں روپوں کا لنگر تقسیم کرتا تھا (جو کہ عوام کے پیسوں کا ہوتا تھا) چنانچہ مرزا کے امتیوں نے مرزا پر اعتراض کیا کہ ہم تو محنت کر کے پیسے کما کر بھیجتے ہیں اور سارا روپیہ لنگروں میں لٹایا جاتا ہے ہمارے خون پسینہ کی کمائی ایسے ہی بہا دی جاتی ہے جن کاموں پر وہ رقم لگانے کی ضرورت نہیں۔ ان باتوں پر مرزا بہت ناراض ہوا۔

آمدنی کے نئے نئے ذرائع

جیسا کہ معلوم ہو چکا کہ مرزا کا اصل مقصد دنیا تھا کہ کسی طرح خوب مال و دولت جمع کر لوں لہٰذا اس نے ہر وہ حربہ جس سے مال و دولت ہاتھ آئے اختیار کیا ہوا تھا ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ اس نے "بہشتی مقبرہ" تیار کیا تھا اور اس میں دفن ہونے کی بہت زیادہ قیمت لگائی۔

انجام

اس سارے آغاز کا انجام یہ ہوا کہ تحریک قادیانیت کا مرکز قادیان اور تقسیم ہند کے بعد سے اس کا جانشین ربوہ ایک اہم قادیانی ریاست بن گیا اور اس میں مرزا بشیر الدین محمود کو وہ تمام نعمت مہیا تھیں جو اس زمانے کے کسی بھی بڑے سے بڑے آدمی کو میسر آسکتی تھیں۔ خلاصہ یہ کہ مرزا نے داعی الی اللہ اور پیغمبر خدا ہونے کا دعویٰ کیا مگر اس کا ایک بھی طریقہ اور کام داعیوں جیسا نہیں تھا اور نیک لوگوں کی ایک بھی صفت اس کے اندر نہیں تھی یہ بجائے داعی کے سیاسی قائد تھا اور اس کا اصل مقصد مال و دولت کا حصول تھا۔ ••

دین کے معاملے میں رشوت

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کا ارشادات نقل کرتے ہیں کہ ہدیہ اسی وقت تک قبول کر سکتے ہو جب تک کہ وہ ہدیہ رہے' لیکن جب "وہ دین کے معاملہ میں رشوت" بن جائے تو اسے قبول نہ کرو مگر (ایسا نظر آتا ہے) کہ تم (امت کے عام لوگ) اسے چھوڑو گے نہیں کیونکہ فقر اور ضرورت تمہیں مجبور کرے گی۔ آگاہ رہو! کہ اسلام کی چکی بہر حال گردش میں رہے گی' اس لیے کتاب اللہ جدھر چلے اس کے ساتھ چلو' (اسے اپنی خواہشات کے مطابق نہ ڈھالو)۔ آگاہ رہو! کہ عنقریب کتاب اور حاکم جدا جدا ہو جائیں گے' پس تم کتاب اللہ کو نہ چھوڑنا' آگاہ رہو! کہ عنقریب تم پر ایسے حاکم مسلط ہوں گے جو اپنے لیے وہ تجویز کریں گے جو دوسروں کے لیے تجویز نہیں کریں گے' تم اگر ان کی نافرمانی کرو گے تو تمہیں قتل کریں گے اور اگر فرمانبرداری کرو گے تو (بے دینی کے سبب) تمہیں گمراہ کریں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! (ایسی صورت میں) ہمیں کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہئے؟ فرمایا وہی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصحاب نے کیا کہ انہیں آروں سے چیرا گیا' سولی پر لٹکایا گیا (مگر وہ دین پر قائم رہے) اور اطاعت الٰہی میں جان دے دینا معصیت کی زندگی سے (بدرجہا) بہتر ہے۔

دوسری اور آخری قسط

عمالِ نبوی ﷺ

عمال نبوی ﷺ (گورنر)

حضرت باذان بن ساسانؓ ....والی یمن

حضرت شہر باذانؓ ....والی صنعا

حضرت علاء بن الحضرمیؓ ....والی بحرین

حضرت علی بن ابو طالبؓ ....والی اخماس یمن

حضرت خالد بن سعیدؓ ....والی صنعا

حضرت مہاجر بن ابی امیہ مخزومیؓ ....والی کندہ

حضرت عمرو بن العاص ....والی عمان

حضرت ابو سفیان بن حربؓ ....والی نجران

حضرت عتاب بن اسیدؓ ....والی مکہ

حضرت یزید بن ابو سفیانؓ ۔ والی تیما

حضرت معاذ بن جبلؓ ....والی جند

حضرت ابو موسیٰ الاشعریؓ ....والی مآرب

حضرت زیاد بن لبیدؓ ....والی حضر موت

بیعت عقبہ اولیٰ کے چھ افراد

عقبہ کے مقام پر یثرب کے ان چھ افراد نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور اسلام لائے۔

۱... حضرت ابو امامہ اسعد بن زرارہؓ

۲... حضرت عوف بن حارثؓ

۳... حضرت رافع بن مالکؓ

۴... حضرت قطبہ بن عامر بن حدیدہؓ

۵... حضرت عقبہ بن عامر بن نابیؓ

۶... حضرت جابر بن عبداللہؓ

رسول اکرم ﷺ کے مدنی نقیب

ہجرت سے پہلے مدینہ کے جن بارہ اصحاب کو حضور ﷺ نے نقیب بنایا تھا ان میں نو افراد قبیلہ خزرج کے تھے اور تین قبیلہ اوس کے یہ سب قبائل مدینہ کے روساتھے۔

۱... حضرت اسید بن حضیرؓ

۲... حضرت ابو الہیثم بن التیہانؓ

۳... حضرت سعد بن خیثمہؓ

۴... حضرت سعد بن زرارہؓ

۵... حضرت سعد بن الربیعؓ

۶... حضرت عبداللہ بن رواحہؓ

۷... حضرت سعد بن عبادہؓ

۸... حضرت منذر بن عمروؓ

۹... حضرت براء بن معرورؓ

۱۰... حضرت عبداللہ بن عمروؓ

۱۱... حضرت عبادہ بن الصامتؓ

۱۲... حضرت رافع بن مالکؓ

حضور ﷺ کی سواری کے جانور

گھوڑے: مختلف اوقات میں حضور ﷺ کے سات گھوڑے تھے جن پر آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں سواری کی تھی۔

۱... السکب یہ حضور ﷺ کا پہلا گھوڑا تھا۔

۲... مرتجز۔ یہ ایک اعرابی سے خریدا تھا۔

۳... لزاز۔ یہ اسکندریہ کے بادشاہ مقوقس نے بھیجا تھا۔

۴... الظرب۔ ربیعہ بن البراء نے پیش کیا تھا۔

۵... الورد۔ جو تمیم الداری نے بطور ہدیہ پیش کیا تھا۔

۶... نحیف یا لحیف

۷... یعسوب

اونٹ: قصواء، اسے عضباء اور جدعاء بھی کہتے ہیں یہ حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر سے سو درہم میں خریدی تھی اسی پر سوار ہو کر ہجرت فرمائی تھی۔

خچر اور گدھا: شاہ مصر مقوقس نے حضور ﷺ کی خدمت میں ایک خچر بھیجا جس کا نام شہباء یا دلدل تھا اور ایک گدھا جس کا نام یعفور تھا۔

حضور ﷺ کے دودھ والے جانور

حضور ﷺ نے اپنی زندگی میں دودھ کی خاطر مختلف اوقات میں جو جانور پالے ان میں کچھ اونٹنیاں تھیں اور کچھ بھیڑ بکریاں۔ کچھ اونٹنیوں کے نام یہ تھے۔ عجوہ، زمزم، سقیا، برکہ، ورسہ، سمرا، یسیرہ، بغوم، رایا، مہرو وغیرہ۔

حضور ﷺ کے مدینہ میں نائبین

۱... حضرت سعد بن عبادہ الخزرجیؓ غزوہ ابوا کے موقع پر

۲... حضرت سعد بن معاذ الاوسیؓ غزوہ بواط کے موقع پر

۳... حضرت ابو سلمہ بن عبدالاسدؓ غزوہ عشیرہ کے موقع پر

۴... حضرت زید بن حارثؓ غزوہ سفوان کے موقع پر

۵... حضرت ابو لبابہ بشیر بن عبدالمنذرؓ غزوہ بدر کے موقع پر

۶... حضرت ابن ام مکتومؓ (نابینا صحابی) غزوہ بنو سلیم کے موقع پر

۷... ابو لبابہ بشیر بن عبدالمنذرؓ غزوہ بنو قینقاع

کے موقع پر

۸... حضرت ابولبابہ بشیر بن عبدالمنذر غزوہ سویق کے موقع پر

۹... حضرت عثمان بن عفانؓ غزوہ بنو غطفان کے موقع پر

۱۰۔ حضرت ابن ام مکتوم غزوہ نجران کے موقع پر

۱۱۔ حضرت ابن ام مکتومؓ غزوہ احد کے موقع پر

۱۲۔ حضرت عثمان بن عفانؓ غزوہ ذات الرقاع کے موقع پر

۱۳۔ حضرت عبداللہ بن عبداللہ غزوہ بدر الصغریٰ کے موقع پر

۱۴۔ حضرت سباع بن عرفطہ الغفاری غزوہ دومۃ الجندل کے موقع پر

۱۵۔ حضرت ابوذر غفاریؓ غزوہ بنی مصطلق کے موقع پر

۱۶۔ حضرت نمیلہ بن عبداللہؓ غزوہ خیبر کے موقع پر

۱۷۔ حضرت ابورہم کلثوم بن حصین غفاریؓ فتح مکہ کے وقت

۱۸۔ حضرت محمد بن مسلمہ انصاریؓ غزوہ تبوک کے موقع پر

سرور کونین ﷺ کے قاصد

۱... حضرت عثمان بن عفانؓ قریش مکہ کی طرف

۲... حضرت عمرو بن امیہ الضمریؓ نجاشی شاہ حبشہ کے پاس بھیجے گئے

۳... حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبیؓ ہرقل قیصر روم کی طرف

۴... حضرت عبداللہ بن حذافہ السہمیؓ خسرو پرویز شاہ ایران کے پاس

۵... حضرت حاطب بن ابی بلتعہ اللخمیؓ مقوقس شاہ مصر کے پاس

۶... حضرت شجاع بن وہب الاسدیؓ حارث ابی شمر شاہ غسان کی طرف

۷... حضرت سلیط بن عمروؓ ہوذہ بن علی اور ثمامہ بن اثال کی جانب

۸... حضرت عمرو بن العاص السہمیؓ جیفر بن الجلندی اور عبد ابن الجلندی رئیس عمان کی طرف

۹... حضرت علاء بن الحضرمیؓ منذر۔ بن ساوی حاکم بحرین کے پاس

۱۰۔ حضرت مہاجر بن ابی امیہ مخزومیؓ۔ حارث بن کلال حمیری کی طرف

۱۱۔ حضرت ابوموسیٰ الاشعریؓ یمن

۱۲۔ حضرت معاذ بن جبلؓ یمن

۱۳۔ حضرت جریر بن عبداللہ البجلی ذوالکلاع الحمیری کی جانب

۱۴۔ حضرت عیاش بن ربیعہ المخزومیؓ۔ حارث، مسروح اور نعیم بن عبدالکلال کی طرف

۱۵۔ حضرت حارث بن عمرؓ بصری کے حاکم کی طرف

آنحضرت ﷺ کی عمر مبارک کے ۶۳ سال ایک نظر میں

۲۲ اپریل ۵۷۱ء (ولادت ۹ ربیع الاول ۱ عام الفیل مطابق یکم جیٹھ سمت ۶۲۸ بکری) بعد از صبح صادق قبل از طلوع آفتاب بروز سوموار

تقریباً ایک ہفتہ بعد ـــــ حلیمہ سعدیہؓ کی آغوش رضاعت میں

پانچ سال کی عمر میں ـــــ پھر آغوش مادر میں

چھ سال کی عمر میں .... والدہ ماجدہ کا انتقال

آٹھ سال کی عمر میں ـــــ دادا (عبدالمطلب) کی وفات

بارہ سال کی عمر میں ـــــ شام کا پہلا تجارتی سفر

۲۵ سال کی عمر میں۔ شام کا دوسرا سفر اور حضرت خدیجہؓ سے نکاح

۳۰ سال کی عمر میں ـــــ قوم کی طرف سے الامین کا خطاب

۳۵ سال کی عمر میں .... تمام قبائل کی طرف سے حکم (ثالث) دیوار کعبہ میں حجر اسود نصب کرنے کے وقت

۳۷ سال کی عمر میں ـــــ غار حرا میں خلوت اور عبادت و تفکر، حضرت علیؓ کی کفالت

۴۰ سال کی عمر میں .... نزول وحی

۳ سن نبوی ۴۳ سال کی عمر میں ـــــ چالیس زن و مرد کا اسلام قبول کرنا

۵ سن نبوی ۴۵ سال کی عمر میں۔ حبشہ کی طرف ہجرت کے لئے صحابہؓ کو حکم

۶ سن نبوی ۴۶ سال کی عمر میں ـــــ حضرت حمزہؓ اور حضرت عمرؓ کا اسلام قبول کرنا۔

۷ سن نبوی ۴۷ سال کی عمر میں .... کفار قریش کی جانب سے بائیکاٹ اور شعب ابی طالب میں محصور کرنا۔

۱۰ سن نبوی ۵۰ سال کی عمر میں .... معاشرتی مقاطعہ کا خاتمہ، چچا ابوطالب کا انتقال، حضرت خدیجہؓ کی وفات، تبلیغ اسلام کے لئے طائف کا سفر، حضرت عائشہ سے نکاح، رخصتی چار سال بعد ہوئی، معراج کا واقعہ۔

۱۱ سن نبوی ۵۱ سال کی عمر میں .... یثرب (مدینے) کے چھ آدمیوں کا قبول اسلام

۱۲ سن نبوی ۵۲ سال کی عمر میں .... یثرب (مدینے) کے بارہ آدمیوں کا قبول اسلام

۱۳ سن نبوی ۵۳ سال کی عمر میں ـــــ یثرب (مدینے) کے ۷۲ آدمیوں کا قبول اسلام

۱ سن ہجری ۵۴ سال کی عمر میں ـــــ ہجرت مدینہ مدینے کے شہری نظم و نسق کی دیکھ بھال۔

۲ سن ہجری ۵۵ سال کی عمر میں .... کفار کا پہلا حملہ (واقعہ بدر) کفار کی تعداد تقریباً ایک ہزار اور مسلمان ۳۱۳ تھے۔

۳ سن ہجری ۵۶ سال کی عمر مبارک میں .... کفار کا دوسرا حملہ (واقعہ احد)

۴ سن ہجری ۵۷ سال کی عمر مبارک میں .... بنی عامر کی چالبازی اور قاریوں کی شہادت

مرزا اپنے الہام کی عدالت میں

محمد اسلم درجہ تخصص، ختم نبوت کراچی

شادی بیاہ کا مسئلہ اگرچہ گھریلو ہے کیونکہ لوگ شادی کے پیغام دیتے ہیں، کبھی منظور اور کبھی نامنظور ہوتے ہیں لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کے اس پیغام کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے جس میں مرزا کا صدق و کذب آشکار ہو کر سامنے آجاتا ہے۔

مرزا جی کی عمر عزیز جب پچاسویں سال میں تھی تو ان کے کہنے کے مطابق ان کو الہام ہوا کہ تم مرزا احمد بیگ کی نو عمر لڑکی محمدی بیگم کو نکاح کا پیغام دو لہٰذا مرزا صاحب نے ۱۸۸۸ء میں پیغام نکاح دے دیا اور اپنے الہام کو اس طرح اشتہار دے کر شائع کروادیا۔

الہام

اس خدائے قادر حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص (احمد بیگ) کی دختر کلاں کے نکاح کے سلسلے کے لئے جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط کے ساتھ کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا۔

اور ان تمام برکتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں درج ہیں، لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی اور درمیان زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔

اسی طرح اس پیشین گوئی کا تذکرہ ازالہ اوہام میں بھی کیا ہے۔

مرزا صاحب نے اپنے اس الہام کو صدق و کذب کا معیار اور اپنی صداقت کی دلیل قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"یہ خیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا۔"

(آئینہ کمالات اسلام ۲۸۸)

ہمارے ذہنوں میں یہ بات شاید ہو کہ الہام تو ان کو ہوا تھا مگر وہ الہام کا مطلب و مقصد غلط سمجھ بیٹھے؟ اس کی تردید وہ خود ہی کرتے ہیں جو بڑی تحدی اور چیلنج کے ساتھ مخالفوں کے سامنے پیش کی گئی۔

محمدی بیگم کے والد مرزا احمد بیگ نے مرزا غلام احمد قادیانی کا پیغام نکاح نامنظور کیا اور اپنی لڑکی کا عقد دوسری جگہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

یہ باتیں اتنی عام ہو گئیں تھیں کہ مسلمان تو کیا غیر مسلم بھی اس واقعہ سے لطف اندوز ہوتے تھے اور ہونا بھی چاہئے تھا اس واقعہ کے بعد مرزا جی کی بڑی توہین ہوئی تھی جس کے لئے انہوں نے الہامات اور اشتہارات کا بازار گرم کر رکھا تھا اگر مرزا کے ساتھ محمدی بیگم کی شادی نہ ہوئی تو یقیناً" اس میں مرزا کی رسوائی تھی اس لئے مرزا نے لڑکی کے رشتہ داروں پر زور دیا اور لڑکی کے والد کو کئی خطوط لکھے کہ آپ اپنی لڑکی کا نکاح مجھ سے کردیں یہ موجب برکت ہوگا لیکن مرزا احمد بیگ جو کہ ان سے دینی اختلاف بھی رکھتے تھے ایک غیرت مند شخصیت کے مالک تھے وہ مسلسل انکار کرتے رہے حتیٰ کہ مرزا احمد بیگ نے اپنی لڑکی اپنے ایک عزیز مرزا سلطان محمد کے عقد ازدواج میں کردی۔ شادی کے بعد بھی مرزا اپنے الہام کو سچ سمجھتے رہے اور اس کا دعویٰ عدالتوں میں کرتے رہے اور یہ کہتے تھے کہ عورت زندہ ہے وہ یقیناً" میرے عقد میں آئے گی۔ مرزا جی نے دعویٰ کیا تھا کہ جو بھی اس عورت سے نکاح کرے گا ڈھائی سال کے بعد مرجائے گا۔ افسوس صد افسوس کہ مرزا کی یہ پیش گوئی ناکارہ و نامراد رہی اور مرزا سلطان محمد کی زندگی اللہ نے بڑی رکھی اور وہ مرزا جی کے وفات کے بعد بھی زندہ تھے مرزا صاحب نے ۱۹۰۹ء یا ۱۹۰۸ء میں وفات پائی اور یہ نکاح جو بقول ان کے آسمان پر ہو چکا تھا زمین پر بھی نہ ہو سکا۔

لیکن اب بھی قادیانی جماعت کے کئی افراد نے یہ کہا کرتے ہیں کہ قیامت تک اس الہام کے وقوع کا امکان ہے۔

جس کی نظیر یہ ہے کہ حکیم نورالدین صاحب نے اس کی عجیب تقریر فرمائی اور اپنے قائد کے الہام کو سچ کرنے کے لئے بے سروپا قلابازیاں ماری ہیں وہ لکھتے ہیں:

میں نے تو بارہا عزیز میاں محمود کو کہا کہ اگر حضرت (مرزا صاحب) کی وفات ہو جائے اور لڑکی نکاح میں نہ آوے تو میری عقیدت میں تزلزل نہیں آسکتا۔

مرزا صاحب نے جس الہام کو ایک نشان آسمانی اور فیصلہ آسمانی کے طور پر پیش کیا اور اس کو نہ صرف اپنے صدق و کذب بلکہ اسلام کی شکست و فتح کا معیار قرار دیا تھا اس کا جنازہ نکل گیا اور مرزا کے جھوٹے ہونے پر فیصلہ آسمانی ظاہر ہو گیا۔

گلدستہ

مرتب:۔۔ قاضی محمد اسرائیل گڑنگی مانسہرہ

ایک لاکھ پچیس ہزار مرتبہ کلمہ کا ختم

حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ کی وفات پر بڑے شوق اور خلوص اور دلجمعی کے ساتھ ایک لاکھ پچیس ہزار کلمہ شریف کا ختم ہوا۔ اور پچیس قرآن پاک باترتیب پڑھے گئے انفرادی طور پر کوئی شمار نہیں۔ (حیات شیخ الہندؒ ص ۱۹۹)

مالٹا کی جیل میں قرآن کی تفسیر

عجیب اتفاق اور قرآن کی برکت کا اندازہ لگائیں کہ جب حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ مالٹا کی جیل میں قرآن پاک کا اردو میں ترجمہ کرتے تھے وہاں ہی ترکی میں قسطنطنیہ کے مفتی اعظم قرآن پاک کا ترجمہ ترکی میں کرتے تھے۔ (حیات شیخ الہند ص ۴۱)

جیل مصر کے دروازے پر یوسفی قلم

حضرت یوسف علیہ السلام جب زندان سے رخصت ہوئے تو اہل جن آہ و بکا کرتے ہوئے بادل ناخواستہ ان کو رخصت کررہے تھے اور یوسف علیہ السلام ان کے لئے دعا فرما رہے تھے۔ اللھم عطف علیھم قلوب الاخیار ولاتعم علیھم الاخبار

ترجمہ:۔۔ اے اللہ نیک بندوں کے دل ان پر مہربان رہیں اور دنیا کی خبریں ان سے پوشیدہ نہ رہیں۔ اور جب نکلے تو دروازہ پر یہ لکھ آئے تھے۔

ہذا بیت البلوی و قبر الاحیاء و شماتۃ الاعداء و تجربۃ الاصدقاء۔

ترجمہ:۔۔ یہ امتحان کا مکان ہے۔ اور زندوں کی قبر ہے۔ اور دشمنوں کی خوشی کی جگہ ہے اور دوستوں کا تجربہ ہونے کا موقع ہے۔ (حیات شیخ الہند ص ۳۴)

دعا کا اثر

اس مبارک دعا کا اثر ہے کہ جیل میں ہر قسم کی خبریں بغیر کسی اخبار اور تار کے بھی معلوم ہو جاتی ہیں۔

دھریہ کا عبرتناک انجام

۲۳ دسمبر ۱۹۹۳ء کو ہیڈ ماسٹر رشید الحبیب صاحب اور قاری معظم دین صاحب نے ایک عجیب واقعہ سنایا کہ ہمیں ایک دوست نے یہ واقعہ سنایا کہ ایبٹ آباد میں ایک دہریہ نے ایک مرغی کو ذبح کرنے کے لئے پکڑا اور کہا اس کو اب مجھ سے کون بچائے گا؟ اچانک مرغی نے شور مچانا شروع کیا اور قریب ہی گھوڑا کھڑا تھا اس نے دہریہ کو صرف ایک ہی لات لگائی تو دہریہ چل بسا اور مرغی چیختی وہاں سے بھاگ گئی اللہ کی قدرت کے بھی عجیب کرشمے ہیں۔

خون میں پیشاب کرنا

ایک شخص امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کرتا ہے کہ اے امیر المومنین! میں نے یہ خواب دیکھا ہے کہ میں خون میں پیشاب کررہا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے انتہائی غیظ و غضب اور جلال میں تڑپ کر فرمایا کہ تو اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں صحبت کرتا ہے۔ اے شخص اس اپنے چھپے گناہ سے توبہ کر اور خبردار آئندہ ہرگز ہرگز کبھی بھی ایسا مت کرنا۔ وہ شخص اس اپنے چھپے ہوئے گناہ پر نادم و شرمندہ ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تائب ہو گیا۔ (قصص الاولیاء ص ۱۷)

ایک مجوسی کا ایمان لانا

حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ ایک بار موسم سرما میں جمعہ کے روز میں جامع مسجد جارہا تھا میرا پیر پھسلا تو میں نے ایک مجوسی کی دیوار پکڑلی۔ اس سے میں نے درخواست کی کہ مجھے معاف کردے۔ اس نے پوچھا کیا تمہارے دین میں اتنی احتیاط ہے؟ میں نے کہا ہاں اس نے کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ۔

(قصص الاولیاء ص ۱۷۹)

ڈاڑھی منڈوں کو ملک بدر کردیا

۶۷۱ھ میں دمشق میں قلندریہ فرقہ کے کچھ لوگوں نے ڈاڑھیاں منڈوائیں تو اس وقت کے بادشاہ سلطان حسن بن محمدؒ نے حکم دیا کہ ان کو ملک بدر کردیا جائے اور اس وقت تک ان کو اسلامی شہروں میں داخل نہ ہونے دیا جائے جب تک کہ وہ اس کافرانہ شعار سے توبہ نہ کرلیں۔

جھاڑ کر استعمال کرو

طبرانی نے ایک روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ جنگل میں ایک موزہ پہنا اور دوسرا پہننے کا قصد فرمارہے تھے کہ ایک کوا آکر دوسرا موزہ اٹھا کر لے گیا۔ اور اوپر لے جاکر اس کو پھینک دیا اس میں ایک سانپ گھسا ہوا تھا جو اس گرنے کی چوٹ سے باہر نکلا۔

حضور ﷺ نے حق تعالیٰ جل شانہ کا شکر ادا کیا اور آداب موزہ کا ایک قانون بیان فرمادیا کہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ جب موزہ پہننے کا ارادہ کرے تو اس کو جھاڑ لیا کرے۔

(فضائل نبوی ص ۷۵)

نوٹ: اصول یہ ہے کہ دایاں موزہ پہلے پہنے اور بایاں بعد میں اور دونوں کو جھاڑ کر پہنا جائے۔

گستاخ کا انجام بد

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فلاں شخص نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا کرتا تھا اور جب نبی کریم ﷺ گفتگو فرماتے تو وہ بطور استہزا اپنا منہ بگاڑا کرتا تھا آپ ﷺ نے فرمایا تو ایسا ہی ہو جا چنانچہ وہ ایسا ہی منہ بناتا رہا حتیٰ کہ وہ مرگیا۔

(حاکم ترجمان السنہ ص ۴۴۰ جلد ۲)

پر اپنے ہی مُنہ سے لعنت ڈال چکے اور جہالت کاذب ہونے کے عذاب الٰہی کی اپنے لئے
درخواست کر چکے۔ لہٰذا اب میں تو اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ اگر اس لعنت اور اس عذاب
کی درخواست کا اثر مجھ پر وارد ہوا۔ اور کوئی ذلّت اور رُسوائی مجھ کو پیش آگئی تو میں اپنے اس

But the result was that Hafiz Yusuf lost because, at the last moment, better sense prevailed on him. He realised his grave mistake which was leading him to perdition. He offered solemn repentance to Allah for his "*kufr*" and the same Hafiz, who was uptill now an erstwhile defender of Mirza, tore open all the seams of Qadianism. Never was Mirza more disturbed. The result could not be worse for him. Staggering under this unforeseen blow, he paled with anguish. Collecting himself up, Mirza wrote a dirge in his book, "*Arbaeen*", lamenting at this turncoat Hafiz, in these words:

> "Nothing comes to reason or imagination as to what appended to Hafiz Sahib. What advantage accrues to a man if he sacrifices his spiritual life for the sake of bodily life. Personally, I had heard many times form Hafiz Sahib that he was one of those who affirmed my credibility and was always ready to hold Mubahala against my accusers. His life had largely passed in this way and he had been narrating his dreams to me in my support and had held Mubahala with some of my dissenters."
>
> *(Arbaeen No. 3, p.21; Roohani Khazain Vol. 17, p.408). Ref. No. 5.*

Ref. No. 5

Arbaeen No. 3, p.21. Roohani Khazain, Vol. 17, p.408.

اربعین نمبر ۳ ۴۰۸

وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ حافظ صاحب بھی بارہا ان دونوں
قصوں کو بیان کرتے تھے۔ اور ہنوز وہ ایسے پیر فرتوت نہیں ہوئے تا یہ خیال کیا جائے ۲۱
کہ پیرانہ سالی کے تقاضا سے قوت حافظہ جاتی رہی۔ اور آٹھ سال سے زیادہ مدت
ہو گئی جب میں حافظ صاحب کی زبانی مولوی عبداللہ صاحب کے مذکورہ بالا کشف
کو ازالہ اوہام میں شائع کر چکا ہوں۔ کیا کوئی عقل مند مان سکتا ہے کہ میں ایک جھوٹی
بات اپنی طرف سے لکھ دیتا اور حافظ صاحب اس کتاب کو پڑھ کر پھر خاموش
رہتے۔ کچھ عقل و فکر میں نہیں آتا کہ حافظ صاحب کو کیا ہو گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ
کسی مصلحت سے عمداً گواہی کو چھپاتے ہیں اور نیک نیتی سے ارادہ رکھتے ہیں کہ کسی
اور موقعہ پر اس گواہی کو ظاہر کر دونگا۔ مگر زندگی کے چند روز ہے۔ اب بھی اظہار کا
وقت ہے۔ انسان کو اس سے کیا فائدہ کہ اپنی جسمانی زندگی کے لئے اپنی روحانی زندگی
پر چھری پھیر دے۔ میں نے بہت دفعہ حافظ صاحب سے یہ بات سُنی تھی کہ
وہ میرے مصدقین میں سے ہیں اور مکذب کے ساتھ مباہلہ کرنے کو تیار ہیں

Continued

الراقم ـــــــــــ
خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور
(یہ اشتہار ۲۰ × ۲۶ کے دو صفحوں پر ہے)
(مطبوعہ پنجاب پریس سیالکوٹ)

(۱۰۳)

اشتہار مباہلہ[1]

میاں عبدالحق غزنوی و حافظ محمد یوسف صاحب

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ کچھ تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ غزنوی صاحبوں کی جماعت میں سے جو
امرتسر میں رہتے ہیں ایک صاحب، عبدالحق نام نے اس عاجز کے مقابل پر مباہلہ کے
لئے اشتہار دیا تھا۔ مگر چونکہ اس وقت یہ خیال تھا کہ یہ لوگ کلمہ گو اور اہلِ قبلہ ہیں۔ ان کو
لعنتوں کا نشانہ بنانا جائز نہیں۔ اس لئے اس درخواست کے قبول کرنے سے اس وقت تک
تامل رہا جب تک کہ ان لوگوں نے کافر ٹھہرانے میں اصرار کیا۔ اور پھر تکفیر کا فتوے تیار
ہونے کے بعد اس طرف سے بھی مباہلہ کا اشتہار دیا گیا۔ جو کتاب آئینہ کمالات اسلام
کے ساتھ بھی شامل ہے اور ابھی تک کوئی شخص مباہلہ کے لئے مقابل پر نہیں آیا۔ مگر مجھ کو

[1] یہ اشتہار جلد ہذا میں زیر نمبر ۹۵ صفحہ ۳۴۲ پر درج ہے۔ (المرتب)

۳۹۶

اس بات کے سُننے سے بہت خوشی ہوئی کہ ہمارے ایک معزز دوست حافظ محمد یوسف
صاحب نے ایمانی جوانمردی اور شجاعت کے ساتھ ہم سے پہلے اس ثواب کو حاصل کیا۔
تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حافظ صاحب اتفاقاً ایک مجلس میں بیان کر رہے تھے کہ
مرزا صاحب یعنی اس عاجز سے کوئی آمادہ مناظرہ یا مباہلہ نہیں ہوتا۔ اور اسی سلسلہ
گفتگو میں حافظ صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ عبدالحق نے جو مباہلہ کے لئے اشتہار دیا تھا
اگر وہ اپنے تئیں سچا جانتا ہے تو میرے مقابل پر آوے۔ میں اس سے مباہلہ کے لئے
تیار ہوں۔ تب عبدالحق جو اسی جگہ کہیں موجود تھا حافظ صاحب کے غیرت دلانے والے
لفظوں سے طوعاً و کرہاً مستعد مباہلہ ہو گیا اور حافظ صاحب کا ہاتھ آکر پکڑ لیا کہ میں تم سے
اسی وقت مباہلہ کرتا ہوں۔ مگر مباہلہ فقط اس بارہ میں کروں گا کہ میرا یقین ہے۔ کہ مرزا
غلام احمد و مولوی حکیم نور الدین اور مولوی محمد احسن یہ تینوں مرتدین اور کذابین اور دجالین
ہیں۔ حافظ صاحب نے فی الفور بلا تامل منظور کیا کہ میں اس بارہ میں مباہلہ کروں گا۔ کیونکہ
میرا یقین ہے کہ یہ تینوں مسلمان ہیں۔ تب اسی بات پر حافظ صاحب نے عبدالحق سے
مباہلہ کیا۔ اور گواہان مباہلہ منشی محمد یعقوب اور میاں نبی بخش صاحب اور میاں عبدالہادی
صاحب اور میاں عبدالرحمٰن صاحب عرف رولی قرار پائے۔ اور حسب دستور مباہلہ فریقین
اپنے اپنے نفس پر لعنتیں ڈال چکے اور اپنے مُنہ سے کہہ چکے کہ یا الٰہی اگر ہم اپنے بیان میں
سچائی پر نہیں تو ہم پر تیری لعنت نازل ہو۔ یعنی کسی قسم کا عذاب ہم پر وارد ہو۔ تب حافظ
صاحب نے عبدالحق سے دریافت کیا کہ اس وقت میں بھی اپنے آپ پر جہالت کاذب ہونے
کے لعنت ڈال چکا اور خدا تعالیٰ سے عذاب کی درخواست کر چکا۔ اور ایسا ہی تم بھی اپنے نفس

کے وجود کا قیامت تک برقرار رہنا ضروری ہے جیسے وجاعل الذین اتبعوك فوق الذین

۱؎ کاتب کی غلطی ہے۔ اصل یہ فقرہ یوں ہونا چاہئے۔ "یہ بات کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جاتا ہے یہ بالکل غلط ہے" چنانچہ سیاق و سباق میں اس کی وضاحت موجود ہے (مرتب)

۴۴

کفروا الی یوم القیامۃ ۱؎ سے ظاہر ہے۔

ہم تو ایسی باتیں سن سن کر حیران ہوتے ہیں۔ دیکھو ہماری باتوں کو کیسے الٹ پلٹ کر پیش کیا جاتا ہے اور تحریف کرنے میں وہ کمال حاصل کیا ہے کہ یہودیوں کے بھی کان کاٹ دیئے ہیں کیا یہ کسی نبی ولی قطب غوث کے زمانہ میں ہوا کہ اس کے سب اعداء مر گئے ہوں؟ بلکہ کافر منافق باقی رہ ہی گئے تھے۔ ہاں اتنی بات صحیح ہے کہ سچے کے ساتھ جو جھوٹے مباہلہ کرتے ہیں تو وہ سچے کی زندگی میں ہی ہلاک ہوتے ہیں جیسے کہ ہمارے ساتھ مباہلہ کرنے والوں کا حال ہو رہا ہے۔

جماعت کو خود سوچ کر ایسے سوالوں کا جواب دینا چاہیئے

مجھے تو اپنی جماعت پر افسوس ہوتا ہے کہ کیا ان میں اتنی عقل بھی نہیں۔ کہ ایسے اعتراض کرنے والے سے پوچھیں کہ یہ ہم نے کہاں لکھا ہے کہ بغیر مباہلہ کرنے کے ہی جھوٹے سچے کی زندگی میں تباہ اور ہلاک ہو جاتے ہیں۔ وہ جگہ تو نکالو جہاں یہ لکھا ہے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ عقل میں فہم میں ہر طرح سے ترقی کریں اور ایسی باتوں کا خود سوچ کر جواب دیا کریں اور اپنی ایمانی روشنی سے ان باتوں کو حل کیا کریں۔ مگر دنیا مادی کے دھندوں میں مت ماری جاتی ہے۔ اتنا نہیں کر سکتے کہ معترض سے ہماری کتاب کی وہ جگہ ہی پوچھیں جہاں یہ لکھا ہے کہ سچے کی زندگی میں سب جھوٹے مر جاتے ہیں۔ بلکہ جھوٹے تو قیامت تک رہیں گے۔

جماعت کے دو شخصوں کو حضرت اقدس کی کتب کا بہت مطالعہ کر لینا چاہیئے

فرمایا:۔

اس تحریک سے مجھے یہ بھی یاد آگیا ہے کہ وہ لوگ جو اشاعت اور تبلیغ کے واسطے باہر جاتے ہیں۔ وہ ایسے ذہن کو الٹ پلٹ کر ہماری باتوں کو کچھ اور کا اور ہی بنا دیتے ہیں

۱؎ آل عمران: ۵۵

Result: Mirza died earlier on May 26, 1908. What he enunciated stood because Maulana Abdul Haq died nine years later, on May 16, 1917. (*Raees-e-Qadian Vol: 2, p.192; Tarikh-e-Mirza, p.38*). *Ref. No. 3.* In this way Divine Court decreed that Mirza Qadiani was a liar, impostor and apostate.

Ref. No. 3

Raees-e-Qadian, Vol. 2. p.192, Tarikh-e-Mirza, p.38.

۱۹۲

مبارک احمد مر گیا۔ اس کے بعد قادیانی صاحب خود بھی مولوی عبد الحق کی زندگی میں طعمۂ اجل ہو کر ان کے برحق ہونے کی عملی تصدیق کر گئے۔ کیونکہ قادیانی صاحب نے خود لکھا تھا کہ مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ (اخبار الحکم قادیان ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۹)
یاد رہے کہ قادیانی صاحب ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو بمقام لاہور مرض ہیضہ میں گرفتار ہو کر مر گئے

عبد الحق مرحوم کی زندگی میں گیارہ لڑکے اندر چل بسے تھے اور مولوی صاحب اپنے حریف کے نذر اجل ہونے کے بعد نو سال تک نہایت خوشگوار اور پر عافیت زندگی بسر کر کے ۱۶ مئی ۱۹۱۷ء کو عالم فوت ہوئے۔ والحمد لله علی ذلک۔

باب ۵: رمضان المبارک میں خسوف و کسوف کا اجتماع اور رئیس قادیاں کی موقع شناسی

قادیانی صاحب کی عادت تھی کہ کیسی ہی صحیح متفق علیہ حدیث نبوی کیوں نہ ہو۔ اگر ان کی خود ساختہ مسیحیت یا نفسانی خواہشات کے خلاف نظر آتی تو جھٹ سے اس کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیتے یا نہایت بیباکی کے ساتھ اس پر اپنی عادت تاویل کاری کی ملمع سازی شروع کر دیتے لیکن اگر کسی روایت کو ذرا بھی مفید مطلب پاتے تو خواہ کیسی ہی ضعیف بلکہ موضوع اور من گھڑت کیوں نہ ہو اس سے استدلال کر کے اپنا الو سیدھا کرنا چاہتے اور خوش فہمی کا طوفان برپا کر دیتے۔ چنانچہ رمضان میں خسوف و کسوف کے اجتماع کی خود موضوع روایت اس کی روشن مثال ہے۔

چونکہ قادیانی صاحب کی ذات میں حضرت مہدی علیہ السلام کی علامات متفقہ میں سے ایک علامت بھی نہیں پائی جاتی تھی اور نیز اس وجہ سے کہ سچے مہدی علیہ السلام کی ایک حدیث میں یہ لکھی ہے کہ وہ دول یورپ کی متحدہ افواج کو تہس نہس اور پامال کر دیں گے۔ قادیانی صاحب کو انگریز کے خوف سے ابتداءً مہدویت کا دعویٰ کرنے کی جرات نہ ہوئی بلکہ سرے سے ان صحیح حدیثوں کی صحت ہی کے منکر رہے جو حضرت مہدی علیہ السلام کے متعلق ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ وغیرہ کتب حدیث میں مروی ہیں۔ چنانچہ کتاب ازالہ اوہام (طبع چہارم صفحہ ۱۱۰) میں لکھا کہ محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں ہے۔ سے پہلے ان کی حالت برابر مذبذب رہی۔ کبھی تو مہدی بن بیٹھے اور کبھی انگریزی حکومت کے خوف سے مہدویت سے انکار کر دیتے بلکہ ان حدیثوں کی صحت ہی کے منکر ہو جاتے جو حضرت مہدی

Case No. 4: In this case, a high-ranking disciple of Mirza Qadiani, by name Hafiz Muhammad Yusuf, challenged the above-mentioned Maulana Abdul Haq Ghaznavi for a Mubahala rendezvous on Shawwal 12, 1310 AH. (April 19, 1893). The issue at stake was whether Mirza Ghulam Ahmad and his two dotards Hakeem Nooruddin and Muhammad Ahsan Amrohi were Muslims or not. Hafiz Yusuf said all the three were Muslims but Maulana said they were liars, deceivers and apostates. No sooner had Mirza heard that the said Mubahala was going to be held than he was filled with extreme joy. He confirmed the action of his disciple and praised him for his righteousness. Assuming full responsibility in this connection, Mirza took him under his benevolent wings. (*Majmua-e-Ishtiharat Vol. 1pp.395-396*). *Ref. No. 4.*

Ref. No. 4

Majmua-e-Ishtiharat, Vol. 1, pp.395-396

۳۹۵

دیکھو یہ پیشگوئی کیسی پوری ہوئی کیا یہ استدراج ہے یا نجوم ہے یا رمل ہے۔ اور کیا عجب ہے کہ خدا تعالیٰ بقول آپ کے ایک دجال کی ایسی پیشگوئیاں پوری کرتا جاتا ہے جن سے اُس کی سچائی کی تصدیق ہوتی ہے۔

a dispute he had picked up against Maulana Sanaullah Amritsari. Allah's Decision went against him here too. Details of both these cases will follow shortly.

Case No. 3: Maulana Abdul Haq Ghazaavi met Mirza Qadiani, face to face, in a Mubahala in the Eidgah of Amritsar on Zeeqadah 10, 1310 AH. In this case, both parties begged Allah to send His Verdict to identify the liar from the truthful (*Majmua-e-Ishtiharat, Vol. 1, 426-427*). *Ref. No. 1.*

Ref. No. 1

Majmua-e-Ishtiharat Vol. 1, pp.426-427.

۴۲۶

مکفرین کا کوئی عذر باقی نہ رہے۔ اگر بعد اس کے مکفرین نے مباہلہ کیا اور نہ تکفیر سے باز آئے تو ہماری طرف سے ان پر حجت پوری ہو گی۔ یاد رہے کہ مباہلہ سے پہلے ہمارا حق ہو گا کہ ہم مکفرین کے سامنے جلسہ عام میں اپنے اسلام کے وجوہات پیش کریں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

المشتہر

خاکسار میرزا غلام احمد۔

(مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر)

(یہ اشتہار ... کے ایک صفحہ پر ہے)

...

(۱۱۲)

اعلان عام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ[1]

اس مباہلہ کی اہل اسلام کو اطلاع

جو دہم ذیقعدہ روز شنبہ کو بمقام امرتسر عیدگاہ متصل مسجد خان بہادر حاجی محمد شاہ صاحب مرحوم ہو گا

اے برادران اہل اسلام کل دہم ذیقعدہ روز شنبہ کو بمقام مندرجہ عنوان میاں عبد الحق غزنوی اور بعض دیگر علماء جیسا کہ انہوں نے وعدہ کیا ہے اس عاجز سے اس بات پر مباہلہ کریں گے کہ وہ لوگ

[1] النحل: ۱۲۹

اس عاجز کو کافر اور دجال اور بیدین اور دشمن اللہ جلّ شانہٗ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سمجھتے ہیں۔ اور اس عاجز کی کتابوں کو مجموعہ کفریات خیال کرتے ہیں اور اس طرف یہ عاجز نہ صرف اپنے تئیں مسلمان جانتا ہے بلکہ اپنے وجود کو اللہ اور رسول کی راہ میں فدا کئے بیٹھا ہے۔ لہٰذا ان لوگوں کی درخواست پر یہ مباہلہ تاریخ مذکورہ بالا میں قرار پایا ہے۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ مباہلہ کی بددعا کرنے کے وقت بعض اور مسلمان بھی حاضر ہو جائیں کیونکہ میں یہ دعا کروں گا کہ جس قدر میری تالیفات ہیں ان میں سے کوئی بھی خدا اور رسول کے فرمودہ کے مخالف نہیں ہے اور نہ میں کافر ہوں اور اگر میری کتابیں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ سے مخالف اور

... جو ابتدا سے آج تک کسی کافر بے ایمان پر نہ پڑی ہو۔ اور آپ لوگ آمین کہیں۔ کیونکہ اگر میں کافر ہوں اور نعوذ باللہ دین اسلام سے مرتد اور بے ایمان تو نہایت برے عذاب سے میرا مرنا ہی بہتر ہے اور میں ایسی زندگی سے ہزار دل بیزار ہوں۔ اور اگر ایسا نہیں تو خدا تعالیٰ اپنی طرف سے سچا فیصلہ کر دے گا۔ وہ میرے دل کو بھی دیکھ رہا ہے اور میرے مخالفوں کے دل کو بھی۔ بڑے ثواب کی بات ہو گی اگر آپ صاحبان کل دہم ذیقعدہ کو دو بجے کے وقت عیدگاہ میں مباہلہ پر آمین کہنے کے لئے تشریف لاویں۔ والسلام

خاکسار غلام احمد قادیانی عفی اللہ عنہ

۹ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ

(مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر)

(یہ اشتہار ... کے ایک صفحہ پر ہے)

In this Mubahala, Mirza himself set out a premise that Divine Decision results in the death of the liar. He said: "The party who is telling lies dies in the lifetime of the truthful."

(*Malfoozat, Vol. 9, pp. 440-441*). *Ref. No. 2.*

Ref. No. 2

Malfoozat, Vol. 9, pp.440-441.

۴۴۰

۲ اکتوبر ۱۹۰۷ء

(بوقت سیر)

ہماری جماعت کے ایک شخص نے کسی غیر احمدی کا سوال پیش کیا کہ آپ نے اپنی تصانیف میں لکھا ہے کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاتا ہے یہ درست نہیں کیونکہ مسیلمہ کذاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فوت ہوا تھا۔

حضرت اقدس نے فرمایا:۔

یہ کہاں لکھا ہے کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جاتا ہے۔ ہم نے تو اپنی تصانیف میں ایسا نہیں لکھا۔ لاؤ پیش کرو وہ کونسی کتاب ہے جس میں ہم نے ایسا لکھا ہے۔

صرف جھوٹا نہیں بلکہ جھوٹا مباہلہ کرنیوالا سچے کی زندگی میں ہلاک ہوتا ہے

ہم نے تو یہ لکھا ہوا ہے کہ مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ مسیلمہ کذاب نے تو مباہلہ کیا ہی نہیں تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا فرمایا تھا کہ اگر تو میرے بعد زندہ بھی رہا تو ہلاک کیا جائے گا سو ویسا ہی ظہور میں آیا۔ مسیلمہ کذاب تھوڑے ہی عرصہ بعد قتل کیا گیا اور پیشگوئی پوری ہوئی۔

یہ بات کہ سچا جھوٹے کی زندگی میں مر جاتا ہے یہ بالکل غلط ہے۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب اعداء ان کی زندگی میں ہی ہلاک ہو گئے تھے؟ بلکہ ہزاروں اعداء آپ کی وفات کے بعد زندہ رہے تھے۔ ہاں جھوٹا مباہلہ کرنے والا سچے کی زندگی میں ہی ہلاک ہوا کرتا ہے۔ ایسے ہی ہمارے مخالف بھی ہمارے مرنے کے بعد زندہ رہیں گے اور مخالفوں

VERDICT ON QADIANIS

A Logical Approach

(SPECIAL PRESENTATION FOR THE YOUNG MEN OF TODAY)

By:
MAULANA MUHAMMAD YUSUF LUDHIANVI

Translated By
K.M. SALIM

Edited By
DR. SHAHIRUDDIN ALVI

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

FOREWORD

The Ulema of the Ummah have discussed every aspect of Mirza Ghulam Ahmad Qadiani with great thoroughness in the light of Quran Kareem and Ahadith Mubarakah and have left none untouched. On my part, this humble self has also tried to do his bit with some writings but it struck me that I should put forth a write-up for the young men of today in a form that is concise and direct, and also contains point-by-point approach. Therefore, this writing is my heartfelt response in that context. If the young generation of today understands what I want to tell them, then all doubts shall be clear to them and they would easily identify Mirza Ghulam Qadiani as a liar and knave.

In the Appendix, photocopies of relevant pages of the books which have been quoted in this write-up have been annexed including a summary of all the References with their page numbers.

I implore Allah to forgive me for any slip-up in the presentation of this treatise, in its words or description or intent and grant it acceptance as means of His pleasure for me and guidance for the faithful. Ameen. He is Omnipotent.

Muhammad Yusuf Ludhianvi

20.1.13 AH
22.7.92 AD

PART 1

MIRZA QADIANI IN ALLAH'S COURT

Respected Readers: When two parties to a dispute approach Allah for His Decision and beg of Him for His verdict, this is called Mubahala, and the result coming out after the Mubahala initiation is considered Allah's Decision. Mirza Qadiani presented his cases in Allah's Court, several times, but Divine Decision went against him each time. Here are some specific cases.

Case No. 1: Mirza referred a dispute between himself and a Christian Padre, Atham, in the Court of Allah unilaterally. The Decision went against him and, seeing his defeat, he resorted to giving interpretations to Allah's Decision, twisting the same in his favour.

Case No. 2: Mirza implored Allah to decide in

جبار کارپٹس

زینت کارپٹ ● مون لائٹ ● پاک پنجاب کارپٹ

یونائیٹڈ کارپٹ ● وینس کارپٹ ● اولمپیا کارپٹ

ڈیلرز

مساجد کیلئے خاص رعائت

PH:6646888-6647655

FAX:092-21-521503

۴- این آر ایونیو نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک جی

برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

خالص اور سفید

صاف و شفاف

شمس (چینی)

باوانی شوگر ملز لمیٹڈ کراچی

پتہ

حبیب اسکوائر ــ ایم اے جناح روڈ [بندر روڈ] کراچی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین زیر اہتمام

۱۰ تا ۲۸ شعبان المعظم ۱۴۱۶ھ

مطابق 2 تا 20 جنوری ۱۹۹۶ء

سالانہ ردِ قادیانیت وعیسائیت کورس

بمقام: مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ)

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب

حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب اوکاڑوی

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب الحسینی

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب

حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب

حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب مسعود

حضرت مولانا خدا بخش صاحب شجاع آبادی

حضرت صاحبزادہ طارق محمود صاحب

حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب شجاع آبادی

جناب اشتیاق احمد صاحب

جناب محمد متین خالد صاحب (ایم اے ایل ایل بی)

حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب

حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی صاحب

حضرت مولانا حفیظ الرحمن صاحب

جناب طاہر رزاق صاحب ایم اے، لاہور

اور دیگر ماہرین فن لیکچر دیں گے

کورس میں شرکت کے لئے درجہ عالیہ یا ایف اے اور میٹرک پاس اور دینی تعلیمی قابلیت کا ہونا ضروری ہے۔ کورس میں علماء، خطباء، طلباء، ملازمین تمام طبقہ حیات سے وابستہ حضرات شرکت کرسکتے ہیں۔ شرکاء کورس کو کاغذ، قلم، رہائش، خوراک، عالمی مجلس کی منتخب مطبوعات کا سیٹ اور ڈیڑھ صد روپیہ وظیفہ دیا جائے گا۔

موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے۔

کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا، پوزیشن حاصل کرنے والوں کو کتب اور نقد انعام دیا جائیگا، اور کامیاب شرکاء کورس کو اسناد دی جائیں گی۔

درخواستیں سادہ کاغذ پر

نام ________ ولدیت ________

مکمل پتہ ڈاک ________

تعلیم ________ پیشہ و دیگر کوائف لکھ کر ارسال کریں

وفاق کا امتحان ہوتے ہی جو طلباء آجائیں گے ان کو رہائش، خوراک کی سہولت دی جائے گی البتہ تعلیم ۱۰ شعبان کو شروع ہوگی۔

آج سے ہی تمام بہی خواہان مجلس دینی تعلیم کے دلدادہ اور اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کوشش شروع فرمائیں اور ذیل کے پتہ پر درخواستیں بھجوائیں۔

درخواستیں بھیجنے کا پتہ:

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری ناظم اعلیٰ مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ، ملتان، پاکستان فون 514122